

## بشارت کے راز

### Secrets of Evangelism

جب ابراہام نے اپنے پیارے بیٹے اسحاق کی قربانی دینے کے لیے اپنی رضامندی کو ثابت کیا تو خدا نے اُس سے وعدہ کیا کہ ”تیرنی نسل کے وسیلہ سے زمین کی سب قومیں برکت پائیں گی کیونکہ تو نے میری بات مانی۔“ (پیدائش ۱۸:۲۲)

پلوس رسول نے اس وعدے کی وضاحت کی جو خدا نے ابراہام اور اُس کی نسل سے کیا، اس نے نسل کیلئے صبغہ واحد استعمال کیا ہے یہ واحد نسل یا تھم یوسع تھا۔ (گلکتوں ۱۲:۳)

مُسْح میں سب قومیں برکت پائیں گی۔ ابراہام سے کیا جانے والا یہ وعدہ غیر قوموں کے ہزاروں نسلی گروہوں کی مُسْح میں برکت پانے کے لیے شمولیت کی پیشین گوئی ہے۔ یہ نسلی گروپ بول چال، شفافت اور جغرافیائی لحاظ سے ایک دوسری سے غلف ہیں۔ خدا آن سب کو مُسْح میں برکت دینا چاہتا ہے، یوسع اسی لیے تمام دنیا کے گناہوں کے لیے مر۔ (۱۔ یوحنا ۲:۲)

اگرچہ یوسع نے کہا کہ زندگی کو جانے والا راستہ سکرا ہے اور اس کو پانے والے تھوڑے ہیں (متی ۷:۱۷)۔

”ان باتوں کے بعد جو میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہر ایک قوم اور قبیلہ اور اہل زبان کی ایک ایسی بڑی بھیڑ جس کوئی شمار نہیں کر سکتا سفید جامے پہنے اور بھوکی ڈالیاں اپنے ہاتھوں میں لیے ہوئے تخت اور برہ کے آگے کھڑی ہے۔ اور بڑی آواز سے چلا چلا کر کہتی ہے کہ نجات ہمارے خدا کی طرف سے ہے جو تخت پر بیٹھا ہے اور برہ کی طرف سے۔“ (مکافہ ۹:۱۰)

پس خدا کے فرزند امید رکھتے ہیں کہ وہ ایک دن نسلی گروہوں کی بھیڑ کے ساتھ خدا کے تخت کے آگے کھڑے ہونگے۔ بہت سارے بہتر دنیا میں ”چھپے“ ہوئے ہزاروں نسلی گروہوں تک رسائی حاصل کرنے کے لیے موثر حکمت عملی پر زور دے رہے ہیں۔ اس امید کے ساتھ کے ان میں سے ہر ایک میں زندہ رہنے والی کلکسیاں کا تیج بویا جائے۔ یقیناً یہ قابل تعریف ہے جیسا کہ یوسع نے حکم دیا کہ پوری دنیا میں جاؤ۔۔۔۔۔ سب قوموں کو شرگرد بناؤ۔ (متی ۱۹:۲۸)

تاہم انسانی منصوبوں کی اچھی منصوبہ بندی کوئی اہمیت نہیں رکھتی خاص طور پر اس وقت جب روح القدس کی راہنمائی حاصل کرنے سے لاپرواٹی کی جائے۔ اس قسم کی منصوبہ بندی اکثر فائدے کی بجائے نقصان کا باعث بنتی ہے۔ خدا کی بادشاہی کو قائم کرنے کے لیے اُس کی حکمت کے تحت چلتا نہایت ضروری ہے۔ پوری دنیا میں شاگرد بنانے کے لیے اُس نے ہمیں اس سے بڑھ کر معلومات اور ہدایات دیں جو ہمیں متی ۱۹:۲۸ میں ملتی ہیں۔ غالباً وہ لوگ جو اس بڑے مشن کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اُن کے لیے سب سے بڑی حقیقت یہ ہے کہ خدا سب مبشروں سے بڑا ہے اور ہمیں یہ قصور کرنا چاہیے کہ ہم اُس کے ساتھ کام کر رہے ہیں نہ کہ اس کے لیے۔ وہ کسی کی نسبت بڑھ کر پوری دنیا میں انجیل کی منادی کرنے میں ہماری

حافظت کرتا ہے اور وہ بڑی مستقل مزاجی کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ وہ تھا، وہ ہے، پس اس وجہ سے کہ وہ ہمارے لیے مرا خوکو اُس کیلئے وقت کر دیں جتنی کہ وہ کسی کو بھی پیدا کرنے سے پہلے اس مقصد کے بارے میں سوچتا ہے۔ یہ احساس ذمہ داری ہے۔

## مسح کے لیے دنیا کو فتح کرنا

### Wining The World for Christ

جب ہم نئے عہد نامہ میں رسولوں کے خطوط کو پڑھتے ہیں تو ان میں ہمیں کوئی ایسی اشتغال انگیز درخواست نہیں ملتی کہ ایماندار "مسح کے لیے دنیا فتح کرنے کے لیے تکلیف"۔ ابتدائی مسیحی اور ان کے راہنماء جانتے تھے کہ خدا دنیا کا کفارہ دینے کے لیے بڑے پیانے پر کام کر رہا ہے۔ اور ان کا کام صرف یہ ہے کہ اس کے ساتھ مل کر کام کریں جیسا کہ وہ ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ اگر کوئی اس کو جاماعت تھا تو وہ پولوس رسول تھا جسے کوئی خداوند کی طرف لے کر نہیں گیا تھا بلکہ مشق کی راہ میں خدا نے خود اُس کو تبدیل کیا تھا۔ اعمال کی کتاب میں ہم دیکھتے ہیں کہ کلیسیاء میں اضافی کی وجہ یہ تھی کہ روح سے مسح شدہ اور روح کی راہنمائی میں چلنے والے لوگوں نے روح القدس کے ساتھ مل کر کام کیا۔ اعمال کی کتاب جس کا اکثر حوالہ یہ دیا جاتا ہے "رسولوں کے اعمال" میں حقیقت اس کا حوالہ یوں دینا چاہیے "خدا کے اعمال"۔ لوگوں نے اعمال کے تعارف میں بیان کیا کہ اُس کا پہلا عمل اُن سب باقتوں کا اندر اجرا تھا "جو یوں شروع میں کرتا اور سکھاتا رہا" (اعمال ۱:۱)۔ صاف ظاہر ہے کہ لوگوں یہ ایمان رکھتا تھا کہ اعمال کی کتاب اُن سب کاموں اور باقتوں کا اندر اجرا ہے جو یوں شروع کرتا اور سکھاتا رہا۔ اُس نے روح سے مسح شدہ اور روح کی راہنمائی میں چلنے والے اُن خادموں کے ذریعے کام کیے جنہوں نے اُس کے ساتھ تعاون کیا جاؤ اُس کے ساتھ مل کر کام کرتے تھے۔ اگر ابتدائی مسیحیوں کو نہیں ابھارا جاتا تھا کہ "وہ جائیں اور اپنے ہماسایوں کے سامنے گواہی دیں اور مسح کے لیے دنیا فتح کرنے میں مدد کریں" تب خدا کی بادشاہی کو قائم کرنے کے لیے اُن کی ذمہ داری کیا تھی؟ وہ جن کی بلاہٹ نہیں ہوئی انہیں یقوت نہیں دی گئی تھی کہ وہ انجیل کی منادی کریں۔ اُن کی بلاہٹ یہ تھی کہ وہ پاک اور تابع دار زندگی بس کریں اور جو لوگ اُن سے سوال کریں انہیں جواب دینے کے لیے تیار ہو۔

مثال کے طور پر پطرس رسول نے لکھا:

"اور اگر استجازی کی خاطر دُکھ سہو بھی تو تم مبارک ہو۔ نہ اُن کے ڈرانے سے ڈرا ورنہ گھبراو۔ بلکہ مسح کو خداوند جان کر اپنے دلوں میں مقدس سمجھو اور جو کوئی تم سے تھاری امید کی وجہ دریافت کرے اُس کو جواب دینے کے لیے ہر وقت مستعد رہو گر حلوم اور خوف کے ساتھ۔ اور نیت بھی نیک رکھو تاکہ جن باقتوں میں تھاری بدگوئی ہوتی ہے اُن ہی میں وہ لوگ شرمندہ ہوں جو تمہارے مسیحی نیک چال چلنے پر لعن طعن کرتے ہیں" (۱۲-۳:۱۳-۱۴)۔

غور کریں کہ پطرس نے لکھا کہ مسیحی فلم اٹھائے گئے اور اُن پر لعن طعن ہو گی۔ تاہم جب تک مسیحی دنیا سے مختلف نہیں ہوتے دنیا

اُن پر ظلم اور لعن طعن نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا میں بہت سی جگہوں پر مسیحیوں پر بہت کم ظلم ہو رہے ہیں۔ کیونکہ بہت سے بلائے ہوئے مسیحی ایسے ہیں جن کے اعمال و اسرار سے کچھ مختلف نہیں ہیں۔ وہ حقیقی مسیحی ہرگز نہیں ہیں اسی لیے کوئی بھی اُن پر ظلم یا لعن طعن نہیں کرتا۔ تاہم اتوار کے روز اس قسم کے بہت سے مسیحیوں کو فسیحت کی جاتی ہے کہ ”اپنے ایمان کا اظہار اپنے ہمسایوں سے کریں“۔ جب وہ اپنے ہمسایوں کے سامنے گواہی دیں گے تو تب اُن کے ہمسانے جانیں گے کہ وہ نئے سرے سے بیدا ہونے والے مسیحی ہیں۔ وہ لوگوں کو بتاتے ہیں کہ وہ اپنے نیک اعمال سے نجات حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ ”یسوع کو پناہ خصی نجات دہنہ قبول کریں“۔ اس کے بر عکس ابتدائی مسیحی (جن کا حقیقی خداوند یسوع تھا) تاریکی میں روشنی کی طرح ظاہر ہوئے۔ پس انہیں اپنے ہمسایوں کے سامنے گواہی دینے یا انہیں بتانے کی ضرورت نہ تھی کہ وہ مسیح کے پیروکار ہیں۔ اُن کے پاس خوبخبری کو باٹنے کے بہت سارے موقعے تھے جیسا کہ اُن سے سوال کیے جاتے تھے۔ انہیں صرف ضرورت اس بات کی تھی کہ وہ یسوع کو اپنے دلوں کا خداوند قبول کریں اور اگر کوئی اُن سے اُن کی امید کی وجہ دریافت کریں تو اس کو جواب دینے کے لیے مستعد رہیں، جیسا کہ پڑس نے کہا۔ غالباً ابتدائی اور آج کے مسیحیوں کے درمیان فرق یہ ہے:

عہدے جدید کے مسیحی اس سوچ کی طرف مائل ہے کہ مسیحی اپنے علم و ایمان کے کردار کا حامل ہے۔ جسے ہم ”عقیدہ“ کہتے ہیں۔ اور اس طرح ہم اسے سیخنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس کے بر عکس ابتدائی مسیحی ایمان رکھتے تھے کہ مسیحی جو کرتا ہے وہی اُس کے کردار کا حامل ہے۔ پس وہ مسیح کے احکام کی تابعداری کرنے کو ترجیح دیتے تھے۔ ولچپ بات یہ ہے کہ ابتدائی چودہ صد یوں میں کوئی مسیحی ذاتی طور پر باہل نہ رکھتا تھا۔ پس ممکن نہ تھا کہ وہ ہر روز باہل پڑھے یہ مسیحی ذمہ داری کا ایک بڑا موثر اصول بن گیا تھا۔ میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ مسیحیوں کو ہر روز باہل نہیں پڑھنا چاہیے۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ مسیحی باہل کی تابعداری کرنے کی بجائے اس کے مطالعہ کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ ہم صحیح عقیدہ رکھنے پر فخر کرتے ہیں۔ تاہم ابھی بھی جھوٹ بولتے ہیں اور زمین پر خزانہ جمع کرتے ہیں۔ اگر ہم لوگوں کے دلوں کو نرم کرنا چاہتے ہیں کہ وہ انہیں کی خوبخبری کو قبول کریں تو پھر ہمیں عقیدوں کی نسبت اپنے اعمال سے یہ کام کرنا ہو گا۔

## خدا عظیم مبشر ہے

### God, the Greatest Evangelist

آئیں خدا کے اس کام پر تفصیل سے غور کریں جو وہ اپنی بادشاہی کو تقام کرنے کے لیے کر رہا ہے۔ اس کام کو اچھی طرح سمجھ کر ہی، ہم اُس کے ساتھ مل کر کام کر سکتے ہیں۔ جب لوگ یسوع کو قبول کرتے ہیں تو وہ دل سے اُس پر ایمان لاتے ہیں (رومیوں ۹:۱۰-۱۰)۔ پس وہ یسوع مسیح کے خداوند ہونے پر ایمان لا کر توبہ کرتے ہیں۔ وہ اُسے اپنی مرضی کے تخت پر بیٹھاتے ہیں۔ ایمان لانے کا مطلب ہے دل کا بدلتا۔ اسی طرح یسوع کو قبول نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دل سے اُس پر

ایمان نہ لانا۔ وہ خدا کا مقابله کرتے ہیں اس لیے وہ تو بہ نہیں کرتے۔ باشور فیصلے سے وہ یسوع کو اپنے دل کے تخت پر نہیں بیٹھاتے ہیں۔ بے ایمانی کسی کے اپنے دل کو نہ بدلنے کا مستقل فیصلہ ہے۔ یسوع نے اشارہ کیا کہ لوگوں کے دل اتنے سخت ہیں کہ کوئی بھی اُس وقت تک اُس کے پاس نہیں آئے گا۔ جب تک باپ اُسے نہ لائے۔ (یوحنا: ۲۲)

خدار حیم ہے اور وہ ہر ایک کو مختلف طریقوں سے یسوع کے پاس لا رہا ہے۔ اور وہ یہ سب کچھ ان کے دلوں کو چھو کر رہا ہے۔ خدا لوگوں کے دلوں کو اس غرض سے چھوتا ہے کہ وہ مجھ کے پاس آئیں وہ کون سے ذریع استعمال کرتا ہے! اُول، وہ اپنی مخلوق کو استعمال کرتا ہے۔ پلوس نے لکھا ”کیونکہ خدا کا غضب اُن آدمیوں کی تمام بے دینی اور ناراستی پر آسمان سے ظاہر ہوتا ہے جو حق کو ناراستی سے دبائے رکھتے ہیں۔ کیونکہ جو کچھ خدا کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے وہ اُن کے باطن میں ظاہر ہے اس لیے کہ خدا نے اس کو اُن پر ظاہر کر دیا۔ کیونکہ اُس کی ان دیکھی صفتیں یعنی اُس کی ازLi قدرت اور الوہیت دنیا کی پیدائش کے وقت سے بنائی ہوئی چیزوں کے ذریعے سے معلوم ہو کر صاف نظر آتی ہیں۔ یہاں تک کہ اُن کو کچھ عذر باقی نہیں“۔

(رومیوں ۱۸: ۲۰)

غور کریں کہ پلوس نے کہا کہ لوگ ”حق کو دباتے ہیں“ اور یہ اُن میں ظاہر ہے۔ یعنی حق اُن کے درمیان ظاہر ہوا لیکن انہوں نے اُسے ناراستی سے دبایا اور باطنی بیقین کامل سے اس کا مقابله کیا۔ حق کیا ہے جو باطنی طور پر ہر ایک شخص پر ظاہر ہے؟ پلوس نے کہا کہ وہ خدا کی سچائی ہے

”ان دیکھی صفتیں“ یعنی اُس کی ازLi قدرت اور الوہیت، ”بنائی ہوئی چیزوں“ کے ذریعے سے ظاہر ہوئی۔ لوگ باطنی طور پر خدا کی مخلوق پر نظر کرتے ہوئے جانتے ہیں کہ وہ واضح طور پر موجود ہے۔ اور یہ کہ اس کی ذہانت ناقابل بیان ہے اور وہ حیرت انگیز طریقوں سے تخلیق کرتا اور ساری حکمت کا مالک ہے۔ پلوس نے تجیہ کالا کہ ایسے لوگوں کی کچھ عذر باقی نہیں ہے۔ خدا مسلسل لوگوں کو پکار رہا ہے اور خود کو اُن پر ظاہر کر کے اُن کے دلوں کو فرم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن زیادہ تر لوگ اپنے کانوں کو بند کیے ہوئے ہیں۔ تاہم خدا انہیں مسلسل پکارتا ہے۔ وہ پھولوں، پرندوں، بیکوں اور ہزاروں دوسری چیزوں کے ذریعے انہیں مسلسل معجزے دکھار رہا ہے۔ اگر خدا موجود ہے اور اتنا عظیم ہے جیسا کہ اُس کی تخلیق ظاہر کرتی ہے۔ تب صاف ظاہر ہے کہ اس کی تابعداری کرنی چاہیے۔ باطنی مکاشفہ تو پہ کا پیغام دیتا ہے۔ اس لیے پلوس نے کہا کہ ہر کوئی خدا کی طرف سے تو پہ کی پکار کو پہلے ہی سن چکا ہے۔ ”لیکن میں کہتا ہوں کیا انہوں نے نہیں سن! بے شک سُنچنا چوک لکھا ہے کہ اُن کی آواز تمام روئے زمین پر اور ان کی باتیں دنیا کی انتہا تک پہنچیں“۔ (رومیوں ۱۰: ۱۸)

درحقیقت پلوس زبور ۱۹ میں سے ایک مشہور آیت کا حوالہ دے رہا تھا جس کی عبارت یہ ہے۔ ”آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے اور فضا اُس کی دستکاری دکھائی دیتی ہے۔ دن سے دن بات کرتا ہے اور رات کورات حکمت سکھاتی ہے نہ بولنا ہے نہ کلام۔ نہ اُن کی آواز سنائی دیتی ہے اُن کا سُر ساری زمین پر اور اُن کا کلام دنیا کی انتہا تک پہنچا ہے.....“ (زبور ۱۹: ۹)

اس سے ایک بار پھر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا ہر ایک کو پکار رہا ہے۔ اگر لوگ خدا کی تخلیق کے پیغام پر صحیح انداز میں رد عمل کا اظہار کرتے ہیں تو وہ منہ کے بل گر کر اس طرح چلا کیں گے ”اے خالق مخلوق تو نے مجھے پیدا کیا اور ظاہر ہے کہ تو نے مجھے اس لیے

پیدا کیا کہ تیری مرضی کے مطابق عمل کروں پس میں خود کو تیرے حوالے کرتا ہوں۔

## خدا کا مخاطب کرنے کا دوسرا طریقہ

### Another Means by Which God Speaks

یہ باطنی مکاشفہ سے متعلقہ ایک دوسرا مکاشفہ ہے یہ بھی خدا کی طرف سے دیا جانے والا مکاشفہ ہے۔ اور اس کا انحصار تخلیقی میջزوں پر نہیں ہوتا ہے۔ یہ باطنی مکاشفہ ہر شخص کا ضمیر ہے، ایک ایسی آواز جو مسلسل خدا کی شریعت کو ظاہر کرتی ہے۔ پلوس نے لکھا:

”اس لیے کہ جب وہ قومیں جو شریعت نہیں رکھتیں اپنی طبیعت سے شریعت کے کام کرتی ہیں تو باوجود شریعت نہ رکھنے کے وہ اپنے لیے خدا ایک شریعت ہیں۔ چنانچہ وہ شریعت کی باتیں اپنے دلوں پر کھی ہوئی دکھاتی ہیں اور ان کا دل بھی ان باتوں کی گواہی دیتا ہے اور ان کے باہمی خیالات یا تو ان پر الزام لگاتے ہیں یا ان کو معدن و رکھتے ہیں۔ جس روز خدامیری خوشخبری کے مطابق یہوں مسجح کی معرفت آدمیوں کی پوشیدہ باتوں کا انصاف کریگا۔“ (رومیوں ۱۲: ۱۳)

پس ہر کوئی غلط اور صحیح کا علم رکھتا ہے۔ یا یہ کہا جا سکتا ہے کہ خدا کسی چیز سے خوش ہوتا ہے اور کس سے ناخوش۔ اور وہ عدالت کے روز تک ہر ایک شخص کا کھایر رکھے گا کہ اُس نے اسے ناخوش کرنے کے لیے کیا کیا کیا ہے۔ جیسے جیسے لوگ بوڑھے ہوتے ہیں وہ خود کو بے گناہ ثابت کرنے میں مہارت حاصل کرتے ہیں اور اپنے ضمیر کی آواز کو سننے سے لا پرواہی کرتے ہیں لیکن خدا آن میں اپنی شریعت کو پکارنے سے نہیں روکتا ہے۔

## تیسرا طریقہ

### A Third Means

لیکن یہی سب کچھ نہیں۔ خدا خوشخبری دینے والا ہے، وہ ہر ایک کو قبہ کی طرف مائل کرنے کے لیے کام کر رہا ہے۔ وہ لوگوں کو ایک اور طریقہ سے بلاتا ہے۔ ایک دفعہ پھر ہم پلوس کے الفاظاً کو پڑھتے ہیں۔ ”کیونکہ خدا کا غضب ان آدمیوں کی تمام بے دینی اور تاریثی پر آسمان سے ظاہر ہوتا ہے جو حق کو تاریثی سے دبائے رکھتے ہیں۔“ (رومیوں ۱۸: ۱)

غور کریں کہ پلوس نے کہا کہ خدا کا غضب ظاہر ہوتا ہے، نہ کہ یہ کسی روز ظاہر ہونے کو ہے۔ خدا کا غضب غم ناک اور المناک واقعات کی صورت ہر ایک شخص پر ظاہر ہوتا ہے۔ اگر خدا تمام قوت کا سرچشمہ ہے اور وہ اپنی مرضی کے مطابق کچھ بھی کر سکتا ہے، تو پھر یہ چیز کب ان کو دھجکا لائے گی جو اُس کو نظر انداز کرتے ہیں۔ کیا صرف یہی اُس کے غضب کا ظہور ہے۔ صرف بیوقوف فلاسفہ اور علم الہی کے ناہل مہرین ہی اس طرح کا خیال کر سکتے ہیں۔ یہاں تک خدا کے غضب میں اُس کی محبت اور رحم ظاہر ہوتا ہے۔ جیسا کہ خدا وہ عذاب نازل نہیں کرتا جس کے وہ مستحق ہوتے ہیں۔ پس وہ محبت بھرے انداز میں اُن کو

آنے والے ابدی عذاب سے آگاہ کرتا جو گہگار لوگ موت کے بعد اٹھائیں گے۔ پس لوگوں کو توبہ کی ضرورت محسوس کرانے کے لیے یہ خدا تیراطریقہ ہے۔

## چوتھا طریقہ

### A Fourth Means

آخر میں خدا لوگوں کو بلا نے کے لیے نہ صرف مخلوق، ضمیر اور مصائب کا استعمال کرتا ہے بلکہ وہ انجیل کی منادی سے بھی لوگوں کو بلا تا ہے۔ جیسا کہ اُس کے خادم تابعداری کرتے ہوئے خوشخبری کی منادی کرتے ہیں۔ یہ بھی مخلوق، ضمیر اور غضب کی طرح توبہ کا پیغام ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ انجیلی بشارت میں خدا کی خدمات ہماری خدمات سے بھی زیادہ ہیں۔ وہ مسلسل ہر ایک شخص کو ہر روز انجیل کی بشارت دے رہا ہے۔ جبکہ بڑے انسانی مبشروں نے کئی عشروں کی مسلسل کوششوں سے چند سو یا ہزار لوگوں کو انجیل کی بشارت دی ہے۔ اور ان مبشروں نے صرف مخصوص لوگوں کے گروپ کو ایک بار مختصر طور پر انجیل کی بشارت دی ہوگی۔ درحقیقت یہ موقع ایسے مبشروں کے لیے یہ نوع معجزہ کے حکم کی روشنی میں ایک اجازت نامہ ہے کہ جس شہر یا گاؤں یا گھر انے کے لوگ تمہیں قول نہ کریں تو ہاں اپنے پاؤں کی گرد جھاڑ دینا۔ (متی: ۱۰: ۴۳)

یہ سب کہنے کا مطلب یہ ہے کہ انجیل کی بشارت دینے کی ہماری خدمت، خدا کی بھی نہ رونکے والی، کائناتی، باطنی اور تمثیلی بشارت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔ خدا کی بادشاہی کو قائم کرنے اور انجیل کی خوشخبری کو پھیلانے میں اپنی ذمہ داری کو جانے کا یہ ایک بہترین ذریعہ ہے۔ تاہم اس سے پیشتر کہ ہم اپنے کردار پر خاص طور پر غور کریں یہاں ایک اہم حقیقت ہے جس سے ہمیں چشم پوشی نہیں کرنی چاہیے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا کہ ایمان لانے اور توبہ کرنے کا عمل لوگوں کے دل میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ ہر ایک خود کو فرتوں بناتا ہے، اپنے دل کو نرم کرے، توبہ کرے اور خداوند یہ نوع معجزہ پر ایمان لائے۔ خدا اس کام کو پورا کرنے کے لیے مسلسل مختلف طریقے سے لوگوں کو بلا رہا ہے۔ خدا ہر ایک کے دل کی حالت کو جانتا ہے۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ کون سخت دل ہیں اور کون نرم دل۔ وہ جانتا ہے کہ کون اُس کے بھی نہ رونکے والے پیغام کوں رہا ہے اور کون اس کو نظر انداز کر رہا ہے۔ وہ ایسے دل رکھنے والوں کو بھی جانتا ہے جو غضب یا مصیبتوں کے باعث توبہ کے لیے اپنے دل کے دروازوں کو کھولیں گے۔ وہ ایسے لوگوں کو بھی جانتا ہے جن کے دل اتنے سخت ہیں کہ توبہ کی کوئی امید نظر نہیں آتی۔ (مثال کے طور پر اُس نے تین بار یرمیاہ بنی کو بتایا، کہ اسرائیل کے لیے دعا نہ کر کیونکہ اُن کے دل توبہ سے خالی ہیں یرمیاہ ۷: ۱۱؛ ۱۲: ۱۱؛ ۱۳: ۱۲)۔

وہ جانتا ہے کہ کن لوگوں کے دل اس حد تک نرم ہے کہ تھوڑی سی سزا اُن کی توبہ کا باعث بن سکتی ہے۔ ان سب باقیوں کو ڈھن میں رکھتے ہوئے خدا کی بادشاہی کو قائم کرنے اور انجیل کی منادی کرنے کے لیے اپنی ذمہ داری کو جانیں۔

# اصول نمبر #1 Principle #1

اول، کیا ایسا نہیں لگتا کہ خدا جو خوشخبری دینے والا ہے سارے کام کا 95% فیصد حصہ کر رہا ہے۔ وہ پہلے ہی ہر ایک کو کسی نہ کسی طریقے سے لپارچا کے۔ وہ ممکنہ طور پر اپنے خادموں کو بھیج گا کہ وہ ان لوگوں میں انجیل کی منادی کریں جن کے دل نرم اور قبول کرنے والے ہیں۔ نہ کہ ان لوگوں کے پاس جن کے دل قدر سخت اور قبول کرنے والے نہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسا ہو گا۔ کیا ایسا نہیں لگتا کہ خدا عظیم مبشر جو لوگوں کی زندگی کے ہر ایک لمحے میں پہلے ہی منادی کرچکا ہے۔ وہ ایسے لوگوں کے پاس انجیل کی خوشخبری بھیج کر غلط انتخاب نہیں کرے گا جو سالوں سے اس کو فراموش کر رہے ہیں۔

اگر وہ خدا کے 95% فیصد کو مکمل طور پر فراموش کرچے ہیں تو انہیں باقی 5% فیصد بتانے کے لیے کیوں اپنا وقت ضائع کیا جائے؟۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ خیال کرنا بجا ہو گا کہ خدا ایسے لوگوں پر اس امید سے عذاب نازل کریگا تاکہ وہ اپنے خادموں کو انجیل کی منادی کرنے کے لیے ان کے پاس بھیجے۔ ہو سکتا ہے بعض یہ خیال کریں کہ خدا اپنے خادموں کو ایسے لوگوں کے پاس بھیجے گا۔ جن کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ تو نہیں کر سکیں گے۔ تاکہ جب وہ عدالت کے روز خداخت کے سامنے کھڑے ہوں تو ان کے پاس کچھ عز باقی نہ ہو۔ تاہم یہ ذہن میں رکھیں کہ کلام مقدس کے مطابق ایسے لوگوں کو خدا کے سامنے پہلے ہی کچھ غذر باقی نہیں۔ کیونکہ اس کی قدرت اور الہیت اُس کی تخلیق کے ذریعے صاف نظر آتی ہے۔ (رومیوں: ۲۰)

اگر یہی ہے کہ خدا اپنے خادموں کو قبول کرنے والے لوگوں کے پاس بھیج گا۔ تاہم جو اُس کے خادم ہیں تو ہمیں اُس کی حکمت حاصل کرنے کے لیے دعا کرنی چاہیے تاکہ ہم ان لوگوں کے پاس جائیں جن کے بارے میں خدا جانتا ہے کہ وہ قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔

## کلام مقدس میں سے ایک مثال

### A Scriptual Example

اعمال کی کتاب میں درج مبشر فلپس کی خدمت میں یہ اصول ایک خوبصورت بیان ہے۔ فلپس نے سامریہ میں ایک قبول کرنے والی بھیڑ میں منادی کی لیکن بعد میں اُسے ایک فرشتے نے ہدایت کی کہ وہ ایک خاص راہ کی جانب سفر کرے۔ وہاں اُس نے ایک قبول کرنے والے کی راہنمائی کی۔ ”پھر خداوند کے فرشتے نے فلپس سے کہا کہ اٹھ کر دھکن کی طرف اُس راہ تک جا جو ریو شلیم سے غزہ کو جاتی ہے اور جنگل میں ہے۔ وہ اٹھ کر روانہ ہوا تو دیکھو ایک جبشی خوب آ رہا تھا۔ وہ جیشیوں کی ملکہ کندا کے کا ایک وزیر اور اُس کے سارے خزانہ کا اختار تھا اور ریو شلیم میں عبادت کے لیے آ رہا تھا۔ وہ اپنے رتھ پر بیٹھا ہوا اور یسعیاہ نبی کے صحیفہ کو پڑھتا ہوا اپس جا رہا تھا۔ روح نے فلپس سے کہا کہ نزدیک جا کر اُس رتھ کے ساتھ ہو لے۔ پس فلپس نے اُس طرف دوڑ کر اُسے یسعیاہ نبی کا صحیفہ پڑھتے سناؤ کہا کہ جو تو پڑھتا ہے اُسے سمجھتا بھی ہے۔ اُس نے کہا یہ مجھ سے کیوں کہ ہو سکتا ہے جب تک کوئی مجھے ہدایت نہ کرے؟ اور اُس نے فلپس سے درخواست کی کہ میرے پاس آیہ۔

کتاب مقدس کی جو عبارت وہ پڑھ رہا تھا یہ تھی کہ لوگ اُسے بھیڑ کی طرح ذبح کرنے کو لے گئے۔ اور جس طرح بڑا اپنے بال کترنے والے کے سامنے بے زبان ہوتا ہے اُسی طرح وہ اپنا منہ نہیں کھوتا۔ اُس کی پست حالی میں اُس کا انصاف نہ ہوا اور کون اُس کی نسل کا جال بیان کریگا؟ کیونکہ زمین پر سے اُس کی زندگی مٹائی جاتی ہے۔ خوجہ نے فلپس سے کہا میں تیری منت کر کے پوچھتا ہوں کہ نبی یہ کس کے حق میں کہتا ہے؟ اپنے یا کسی دوسرے کے؟ فلپس نے اپنی زبان کھول کر اُسی نوشترے شروع کیا اور اسے یسوع کی خوبخبری دی۔ اور راہ میں چلتے کہنے کی پانی کی جگہ پر پہنچ۔ خوجہ نے کہا وہ کیمی پانی موجود ہے۔ اب مجھے پتھسمہ لینے سے کوئی چیز روکتی ہے؟ [پس فلپس نے کہا کہ اگر تو دل و جان سے ایمان لائے تو پتھسمہ لے سکتا ہے۔ اُس نے جواب میں کہا میں ایمان لاتا ہوں کہ یسوع مجھ خدا کا بیٹا ہے۔] پس اُس نے رتھ کو کھڑا کرنے کا حکم دیا اور فلپس اور خوجہ دونوں پانی میں آتر پڑے اور اُس نے اس کو پتھسمہ دیا۔ جب وہ پانی میں سے نکل کر اُرپ آئے تو خداوند کا روح فلپس کو اٹھا لے گیا اور خوجہ نے اُسے پھر نہ دیکھا کیونکہ وہ خوشی کرتا ہوا اپنی راہ چلا گیا۔ (اعمال ۲۶: ۳۹)

فلپس کو الہی ہدایت ہوئی کہ وہ اُس آدمی کی راہنمائی کرے جو روحانی طور پر بہت بھوکا تھا۔ اور وہ افریقہ سے سفر کر کے یہ ٹھیم میں خدا کی پرسش کرنے کے لیے آیا۔ اور اُس نے یسعیاہ کے صحیفہ کی نقول کا کم از کم ایک حصہ خیر اجسیا کہ وہ یسعیاہ کی کتاب کا باب نمبر ۵۳ پڑھ رہا تھا۔ پرانے عہد نامہ کی یہ آیت مجھ کی قربانی کو تفصیل سے بیان کرتی ہے۔ جب شیخوچہ سوچ رہا تھا کہ یسعیاہ نے یہ کس کے حق میں لکھا ہے۔ فلپس اسے بتانے کے لیے تیار تھا کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے! وہاں ایک آدمی تبدیل ہونے کے لیے تیار تھا! خدا نے اس کے دل کو جانا اور فلپس کو اسکے پاس بھیجا۔

## بہتر راستہ

### A Better Way

بہتر طور پر روح کی ہدایت سے قبول کرنے والے کی راہنمائی کرنا، روح کی ہدایت کے بغیر چلنے کی نسبت زیادہ پھل دار ثابت ہوتا ہے۔ یا کسی انتظامی ڈھانچے کے تحت قبول نہ کرنے والے لوگوں تک رسائی حاصل کرنا۔ کیونکہ ہم خیال کرتے ہیں کہ ایسا نہ کرنے سے انہیں انخلیل کی بشارت نہیں دی جاسکتی ہے۔ یہ مت ہو یہیں کہ خدا ہر شخص کو پہلے ہی کسی نہ کسی طریقے سے انخلیل کی بشارت دے چکا ہے۔ ہم لوگوں سے یہ کہہ کر بہتر طور پر کام کر سکتے ہیں کہ وہ خود کو جا ہنچے کہ آیا وہ خدا کو قبول کرنے والے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ ہر کوئی کسی نہ کسی طور پر لگاہ سے بچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس اصول کی ایک اور مثال پطرس کی خدمت کے باعث کرنیلیس اور اس کے گھر ان کے تبدیل ہونا ہے۔ پطرس کو فوق الفطرت طور پر ہدایت ہوئی کہ وہ غیر یہود یہوں کے اس قبول کرنے والے گروپ کی راہنمائی کرے۔ کرنیلیس وہ آدمی تھا جس نے اپنے نمیر کی آواز سنی اور خدا کا مشتاق ہوا۔ وہ خدا سے دعا کرتا اور خیرات دیتا تھا (اعمال ۱۰: ۲۳)

خدا نے پطرس کو اس کے پاس بھیجا اور اس نے دل کھول کر پطرس کے پیغام کو سننا اور جلالی طور پر نجات حاصل کی۔ کیا یہی اچھا

ہو اگر ہم دعا کریں اور روح القدس سے راہنمائی مانگیں تاکہ ہم سخت دلوں کے پاس جا کر وقت ضائع کرنے کی بجائے ایسے لوگوں کے پاس جائیں جو کھلے دل سے خدا کو قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اگر پطروں یوں ٹیکنیک میں مشینزی حکمت عملی کی مینگ میں حاضر ہوتا اور فلپس سامریہ میں ہی منادی کرتا تو پھر کرنیلیس کا گھر ان اور جمیشی خوبیہ غیر نجات یافتہ رہتے۔ صاف ظاہر ہے کہ قبول کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کی بھیڑ کو نجیل کی بشارت دینے کے لیے بمشروں اور رسولوں کی راہنمائی کی جائے گی۔ تاہم انہیں چاہیے کہ وہ خداوند سے پوچھیں کہ کہاں وہ چاہتا ہے وہ منادی کریں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اعمال کی کتاب اس بات کی شاندار مثال ہے کہ روح سے مسح لوگوں نے روح کی ہدایت سے روح القدس کے ساتھ مل کر کیسے خدا کی بادشاہی کو قائم کیا۔ ابتدائی کلیسیاء کے طریقے عہد جدید کی کلیسیاؤں سے کتنے مختلف ہیں۔ اور ان کے نتائج میں بھی کتنا فرق پایا جاتا ہے۔ ہم ان طریقوں کی نقل کیوں نہیں کرتے جو بڑے کامیاب تھے؟

## اصول نمبر 2 Principle # 2

بانیل کے باقی اصول جن پر اس باب کے پہلے حصے میں غور کیا گیا۔ خدا کی بادشاہی کی تعمیر اور بشارت کے کام میں اپنے کردار کو سمجھنے کے لیے کیسے ہماری مدد کرتے ہیں؟ اگر خدا نے یہ پلان تیار کیا ہے کہ مغلوق، ضمیر اور آسمانی مصیبت انسانیت کو تو بکی طرف مائل کریں گی۔ تب وہ جو نجیل کی منادی کر رہے انہیں یقین کرنا ہو گا کہ ان کی منادی تردیدی پیغام ہے۔

تاہم بہت سارے! ان کی منادی بر اہ راست ہر اس چیز کے عکس ہے جو خدا گنہگاروں کو پہلے سے کہنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ان کا فضل کا پیغام جو بابل کے مطابق نہیں ہے۔ اس خیال کی پروشن کرتا ہے کہ ابدی زندگی حاصل کرنے کے لیے پاک ہونا اور تابعداری کرنا غیر اہم چیزیں ہیں۔ نجات حاصل کرنے کے لیے تو بکی ضرورت کا ذکر نہ کرنا اور اس بات پر زور دینا کہ نجات اعمال کے باعث نہیں ہے۔ وہ حقیقت میں خدا کے خلاف کام کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور اکثر ان پر ابدی سزا کی مہر کرتے ہیں۔ وہ یقین کرتے ہیں کہ وہ نجات یافتہ ہیں حالانکہ ہے نہیں۔ جب خدا کے پیغمبر حقیقت میں اس کے خلاف کام کرتے ہیں تو کتنی المناک بات ہے۔ یسوع نے ہمیں حکم دیا کہ ”توبہ اور گناہوں کی معافی“ کی منادی کرو۔

(لوقا: ۲۷: ۲۳)

یہ پیغام ایک بار پھر اس بات کی تصدیق کرتا ہے جو خدا گنہگار سے کہہ رہا ہے۔ جھوٹی خوبخبری کی منادی لوگوں کو یہ بتا کر کہ خدا ان سے کتنی محبت کرتا ہے اُن کو مگراہ کرتی ہے اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ خدا ان پر غصے نہیں ہوتا۔ اکثر انہیں بتایا جاتا ہے کہ انہیں صرف ”یسوع کو قبول“ کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کے خدا کو ہماری قبولیت کی ضرورت نہیں ہے۔ سوال یہ نہیں، کیا آپ یسوع کو قبول کرتے ہیں؟ سوال یہ ہے کہ ”کیا یسوع آپ کو قبول کرتا ہے؟“ اس کا جواب یہ ہے کہ جب تک آپ توبہ کر کے اُس کی پیروی نہیں کرتے۔ جدیدور کی انجیل جس نے خدا کے فضل کو کم تر بنا دیا ہے اس کی پیروی کر کے میں حیران ہونے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا کہ کیوں بہت ساری قوموں پر ایسے حکمران حاکم ہے جنہیں خدا کی طرف سے حکمت کرنے کا اختیار دیا گیا (اور قابل بحث نہیں ہے دانی: ۱۷: ۲۵، ۳۴، ۱۵: ۲۱)

انہوں نے اپنی قوموں کو مشرقی مشینزوں تک محدود کر دیا ہے۔ کیا یہ اس لیے ہے کہ خدا ان ممالک سے جھوٹی خوبخبری کو نکالنے کی کوشش کر رہا ہے؟

## اصول نمبر #3 Principle

اس باب میں پہلے بیان کردہ اصول اس بات کو سمجھتے میں ہماری مدد کرتے ہیں کہ خدا کا ان لوگوں کے بارے میں کیا نظر یہ ہے جو جھوٹے مذاہب کی پیروی کر رہے ہیں۔ کیا نظر انداز کیے جانے والے لوگوں پر اس لیے رحم کیا جائے گا کیونکہ انہوں نے کبھی حق کو سنا نہیں؟ کیا سارا الزام کلیسیاء پنیس جاتا کہ اُس نے انہوں موثر طور پر انجیل کی بشارت نہیں دی؟ نہیں ہر گز نہیں ایسے لوگ چھائی سے بے خربنیں ہیں۔ کیا وہ ہر اُس چیز کا علم نہیں رکھتے جو باطل پر ایمان لانے والے مسیحی جانتے ہیں بلکہ وہ سب جانتے ہیں کہ خدا مخلوق، خمیر اور آسمانی مصیبت کے ذریعے خود کو ان پر ظاہر کر رہا ہے۔ اگرچہ انہوں نے کسی مسیحی کو نہیں دیکھا یا انجیل کی خوبخبری کو نہیں سنتا ہم خدا ان کی پوری زندگی میں اُن کو توبہ کی طرف بلا چکا ہے۔ مزید یہ کہ انہوں یا تو اپنے دل خدا کی طرف سے نرم کیے یا پھر سخت۔ پلوس نے بے ایمان لوگ کی بے خبری کے بارے میں لکھا اور اُس نے اُن کی بے خبری کی وجہ بھی بیان کی۔

”اس لیے میں یہ کہتا ہوں اور خداوند میں جتائے دیتا ہوں کہ جس طرح غیر قومیں اپنے یہودہ خیالات کے موافق چلتی ہیں تم آئندہ کو اُس طرح نہ چلنا۔ کیونکہ اُن کی عقل تاریک ہو گئی ہے اور وہ اُس نادانی کے سبب سے جو ان میں ہے اور اپنے دلوں کی سختی کے باعث خدا کی زندگی سے خارج ہیں۔ انہوں نے سُن ہو کر شہوت پرستی کو اختیار کیا تاکہ ہر طرح کے لئے کام حرص سے کریں“۔ (افسیوں: ۲:۱۹ - ۳:۱۹)

غور کریں کہ غیر قوموں کی نادانی کی وجہ اُن کی سخت دلی ہے۔ پلوس نے یہ بھی بیان کیا کہ وہ سُن ہو گئے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ وہ اُن کے دل کی حالت کے بارے میں کہہ رہا تھا۔ مسلسل رگڑ نرم جلد کو جس یاسُن کر دیتی ہیں۔ سُن یا جس جلد کم حساس ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح لوگ مسلسل خدا کی پکار کا مقابلہ کرتے ہیں اور اس وجہ سے ان کے دل سُن ہو جاتے ہیں۔ اور وہ آہستہ آہستہ الہی بلا وے کی طرف سے کم حساس ہوتے جاتے ہیں۔ اس لیے اعداد و شمار کا علم کھتایا ہے کہ جوں جوں لوگ عمر کے حساب سے بڑھتے ہیں توں توں وہ کم قبول کرنے والے بنتے ہیں۔ کوئی شخص جتنا زیادہ بوڑھا ہو گا اُس کے توبہ کرنے کے امکانات اتنے ہی کم ہو گے۔ دنایا مبشر زیادہ تر نوجوان لوگوں کو پناہ دیں بناتے ہیں۔

## بے ایمانی کی خطاء

### A Guilt of the Unbelieving

اس بات کا مزید ثبوت کہ خدا لوگوں کو خطوا و اٹھرا تھا تھی کہ اگر انہوں نے کسی مسیحی مبشر کو نہیں سناتا تو بھی۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ

مستحدی سے اُن کا انصاف کرتا ہے۔ اگر خدا انہیں اُن کے گناہوں کا ذمہ دار نہیں تھا ہر اتا تو پھر وہ سزا بھی نہیں دے گا۔ کیونکہ وہ سزا دیتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ انہیں خطاوار تھے اور اگر وہ انہیں خطاوار تھے اسے تو انہیں چاہیے وہ دیکھیں کے وہ ایسا کیا کر رہے ہیں جس کے باعث وہ انہیں خطاوار تھے۔ وہ لوگ جو خدا کے توبہ کرنے کے بلا وے کا مقابلہ کرتے ہیں ایسوں کو سزاد ہینے کے لیے خدا اُن کی گناہ آلوہ خواہشات کو اُن پر بھاری کر دیتا ہے تاکہ وہ انتہائی درجے تک اُن کے غلام بن جائیں۔

پلوں لکھتا ہے:

”اس لیے کہ اگرچہ انہوں نے خدا کو جان تو لیا مگر اُس کی خدائی کے لائق اُس کی تجدید اور شکر گزاری نہ کی بلکہ باطل خیالات میں پڑ گئے اور اُن کے بے سمجھہ دلوں پر انہیں چاہ گیا۔ وہ اپنے آپ کو دانا جاتا کہ یقوق بُن گئے۔ اور غیر فانی خدا کے جلال کو فانی انسان اور پرندوں اور چوپاپوں اور کیڑے کوڑوں کی صورت میں بدلتا۔ اس واسطے خدا نے اُن کے دلوں کی خواہشات کے مطابق انہیں ناپاکی میں چھوڑ دیا کہ اُن کے بدن آپس میں بے حرمت کیے جائیں۔ اس لیے کہ انہوں نے خدا کی سچائی کو بدلتا۔ اسی طرح مرد بھی عورتوں سے طبعی کام چھوڑ کر آپس کی شہوت سے مست ہو گئے یعنی مردوں نے مردوں کے ساتھ بدلتا۔ اسی طرح روسیا ہی کے کام کر کے اپنے آپ میں اپنی گرامی کے لائق بدلتا۔ اور جس طرح انہوں نے خدا کو پہچانتا پسند کیا اسی طرح خدا نے بھی اُن کو پسندیدہ عقل کے حوالہ کر دیا کہ تالائق حکمیں کریں۔ پس وہ ہر طرح کی ناراستی بدی لائق اور بد خواہی سے بھر گئے اور حسد خون ریزی بھگٹے مکاری اور بعض سے معمور ہو گئے اور غیبت کرنے والے۔ بد گو خدا۔ کی نظر میں نفرتی اور وہ خدا کا یہ حکم جانتے ہیں کہ ایسے کام کرنے والے موت کی سزا کے لائق ہیں۔ پھر بھی نہ فقط آپ ہی ایسے کام کرتے ہیں بلکہ اور کرنے والوں سے بھی خوش ہوتے ہیں۔“ (رومیوں ۳۲:۱-۲)

غور کریں کہ پلوں نے انسانی خطاوں اور خدا کے سامنے اُن کی جواب دی کے حقائق پر زور دیا۔ نئے سرے سے پیدا نہ ہونے والوں نے ”خدا کو جان“ تو لیا مگر اُس کی خدائی کے لائق اُس تجدید اور شکر گزاری نہ کی۔ ”انہوں نے خدا کی سچائی کو بدلتا کر جھوٹ بنادا“، پس انہوں نے خدا کی سچائی کا مقابلہ کیا۔ اس لیے خدا نے اُن کو گندی شہتوں میں چھوڑ دیا۔ جہاں وہ گناہ کے غلام بن کر اپنے طبعی کو خلاف طبع کام سے بدلتا ہے۔ دراصل خدا فرماتا ہے ”تم گناہ کی ایسے خدمت کرنا چاہتا ہے جیسے تمہیں میری خدمت کرنی چاہیے۔“ میں تمہیں روکنا چاہتا ہوں اور تم آہستہ اُس کی عدالت کو خدا کے حکم کا اشارہ تصور کرتے ہو۔ اس سے یہ خیال کرنا بجا ہوگا کہ جب لوگ گناہ میں پوری طرح گرجائیں گے اور اس کی حقیقت کو جانے کے تو ممکنہ طور پر بیدار ہوں گے۔ کوئی اس بات پر حیران ہے کہ ہم جس پرست کیوں خود سے یہ سوال نہیں کرتے ”کیوں میں خود کو اپنے ہم جس لوگوں کی طرف جنسی طور پر مائل پاتا ہوں جن سے حقیقت میں میں اپنے جنسی تعلقات نہیں رکھ سکتا ہوں؟ یہ

عجیب ہے۔ ایک طرح سے دیکھا جائے تو خدا نے فی الحقيقة ایسا کیا۔ خدا نے صرف اس لیے اُن کو گندی شہروں میں چھوڑا تاکہ وہ تو بہ کریں اور اُس کے عجیب رحم کا تجربہ حاصل کریں۔ پلوس نے ایسے بہت سے گناہوں کی فہرست پیان کی جوانان پر خدا کی عدالت کا واضح ثبوت ہے جو اُس کی خدمت کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ لاکھوں لوگوں کو اپنے عجیب روئے کے بارے میں ایسے سوال کرنے چاہیے ”میں اپنے خاندان سے ایسا کیوں کرو؟“ ”میں بڑھتے ہوئے جھوٹ میں تسلی کی تلاش کیوں کرو؟“ ”میں اُس سے کیوں نہ مطمئن ہوں جو میرا اپنا ہے؟ میں کیوں خود کو فاحشہ تصویریں دیکھنے پر مجبور کرو؟“ خدا نے انہیں اپنے معبدوں کے غلام ہونے کے لیے چھوڑ دیا۔ ظاہر ہے کہ کوئی ایک کسی موقعہ پر اپنے دل کو نرم کر سکتا ہے اور تو بہ کر کے یسوع پر ایمان لاسکتا ہے۔ زمین پر سخت ترین گنہگاروں میں سے بعض نے ایسا کیا اور خدا نے انہیں پاک کر کے گناہوں سے آزاد کرایا۔ جب تک لوگوں میں سانس باقی ہے خدا انہیں توبہ کرنے کے موافق فراہم کرتا رہا ہے۔

## کوئی عذر نہیں

### No Excuses

پلوس کے مطابق گنہگاروں کے پاس کوئی عذر نہیں ہے۔ اُن کا دوسروں کی عجیب جوئی کرتا یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ کیا غلط ہے اور کیا صحیح ہے اور اس لیے وہ خدا کی سزا کے مستحق ہیں۔ ”پس اے الزام لگانے والے! تو کوئی کیوں نہ ہوتیرے پا س کوئی عذر نہیں کیونکہ جس بات کا تو دوسرا سے پر الزام لگاتا ہے خودو ہی کام کرتا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ ایسے کام کرنے والوں کی عدالت خدا کی طرف سے حق کے مطابق ہوتی ہے۔ اے انسان! تو جو ایسے کام کرنے والوں پر الزام لگاتا ہے اور خودو ہی کام کرتا ہے کیا یہ سمجھتا ہے کہ تو خدا کی عدالت سے فک جائے گا؟ یا تو اُس کی مہربانی اور قابل اور صبر کی دولت کو ناجائز جانتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ خدا کی مہربانی تجوہ کو تو بہ کی طرف مائل کرتی ہے۔“ (رومیوں ۲:۱۰-۱۲)

پلوس نے کہا خدا کے قابل اور صبر کی وجہ لوگوں کو تو بہ کا موافق فراہم کرنا ہے۔ مزید پلوس نے اس بات کو جاری رکھتے کہا کہ وہ لوگ جو تو بہ کرتے اور پاک زندگی بر کرتے ہیں، خدا کی بادشاہی کے وارث ہونگے۔ ” بلکہ تو اپنی سختی اور غیر تائب دل کے مطابق اُس قبر کے دن کے لیے اپنے واسطے غضب کمارہ ہے جس میں خدا کی پیچی عدالت ظاہر ہوگی۔ وہ ہر ایک کو اُس کے کاموں کے موافق بدل دیا گے۔ جو نیکوکاری میں ثابت قدم رہ کر جلال اور عزت اور بقا کے طالب ہوتے ہیں اُن کو ہمیشہ کی زندگی دیگا۔ مگر جو قفر قہ انداز اور حتح کے نہ مانے والے بلکہ ناراضی کے مانے والے ہیں اُن پر غضب اور قبر ہو گا۔ اور مصیبت اور شکنی ہر ایک بد کار کی جان پر آئیگی۔ پہلے یہودی کی۔ پھر یونانی کی مگر جلال اور عزت اور سلامتی ہر ایک نیکوکار کو ملے گی۔ پہلے یہودی کو پھر یونانی کو،“ (رومیوں ۵:۲-۵)

واضح طور پر پلوس ایسے لوگوں سے متفق نہ ہو گا جو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ صرف ”یسوع کو قبول کرنا“ ابdi زندگی کی گارنی ہے۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی اُن کی ہے جو تو بہ کرتے ہیں اور ”جو نیکوکاری میں ثابت قدم رہ کر جلال اور عزت

اور بقاء کے طلب ہوتے ہیں، لیکن کیا یہ اس طرف اشارہ نہیں کر لوگ میحیت کی نسبت دوسرے مذاہب کی مسلسل مشق کر سکتے ہیں اور یہ کہ جیسے ہی وہ تو پر کر کے خدا کی تابعداری کرنے گئے نجات پائیں گے؟ نہیں، یوسع کے سوا کسی اور سیلہ سے نجات نہیں ہے۔ اور اس کی کئی ایک وجہات ہے۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ صرف یوسع ہی لوگوں کو ان کے گناہوں سے آزاد کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ تو پر کریں۔ وہ یوسع کو کیسے پارے گئے، اگرچہ انہوں نے کبھی اُس کے بارے میں سنائی نہیں۔ خدا جو سب کے دلوں کا حال جانتا ہے ہر اُس شخص پر خود کو ظاہر کر یا جو مخلصی سے اُس کی تلاش کر رہا ہے۔ یوسع نے وعدہ ”ڈھونڈو تو پاؤ گے“ (متی ۷:۷)۔ اور خدا چاہتا ہے کہ ہر کوئی اُسے تلاش کرے۔ (اعمال ۲۶:۲۶۔۲۷)

جب خدا ایسے شخص پر نظر کرتا ہے جس کا دل اُس کی بے رحم انجیلی بشارت کا جواب دے رہا ہے۔ تو پھر وہ اُس شخص کی طرف انجیل کو بھیج گا بلکل ایسے ہی جیسے اُس نے جب شیخوں اور کریمیں کے گھرانے کے لیے کیا۔ خدا صرف کلیمیاء کی شرکت کی حد تک محدود نہیں جیسا کہ اُس نے ساؤں ترسی کو تبدیل کر کے اس کو ثابت کیا۔ اگر مخلص متلاشی کی طرف انجیل لے جانے والا کوئی نہ ہوتا تو خداوند خود اُس کے پاس جاتا۔ میں نے بہت سے ایسے واقعات سنے ہیں جب لوگوں نے یوسع کو روایا میں دیکھا اور ان کی زندگیاں تبدیل ہوئیں۔

## لوگ مذہبی کیوں ہیں

### Why People Are Religious

حقیقت یہ ہے کہ جھوٹے مذاہب کی ریاضت یا مشق کرنے والوں کی بڑی تعداد حق کی مخلص متلاشی نہیں ہے۔ بلکہ وہ بڑے مذہبی قسم کے لوگ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ صرف اپنے گناہوں کو ڈھانپے پر نظر کرتے ہیں یا خود کو پاک کرنے کی ترکیبوں پر نظر کرتے ہیں۔ جیسا کہ وہ مسلسل اپنے ضمیر کے عکس چل رہے ہیں، وہ خود کو مذہب کے لبادہ میں چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ خود کو اپنے مذہبی جوون کے باعث قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ جہنم کے مستقین نہیں ہیں۔ یہاں صرف مذہبی مسیحیوں، بدھ مت، مسلمانوں اور ہندوؤں کی حد تک صحیح ہے۔ حتیٰ کہ جب وہ اپنی مذہبی مشق کرتے ہیں تو ان کا ضمیر انہیں ملامت کرتا ہے۔ جب ایک بدھ مت اپنے بتوں کے آگے بجدہ ریز ہوتا ہے تو اسکا ضمیر اسے بتاتا ہے کہ وہ غلط کر رہا ہے۔ ہندوگی کے بیمار فقیر پر خدا ترسی نہ کرنے کو ثابت کرنے کے لیے جب یہ کہتا ہے کہ ضروری ہے کہ فقیر اپنے پچھلے گناہوں کی سزا پائے تو اس کا ضمیر اسے ملامت کرتا ہے۔

جب ایک بشارتی مسیحی زمین پر اپنا خزانہ جمع کرتا ہے اور باقاعدگی سے غیر اخلاقی قامیں دیکھتا ہے اور کلیمیاء کے دوسرے ممبران کی عیوب جوئی کرتا ہے اور یہ یقین کرتا ہے کہ اُس نے فضل کے باعث نجات پائی ہے تو اس کا ضمیر اسے ملامت کرتا ہے۔ یہ اُن لوگوں کی مثالیں ہیں جو مسلسل گناہ میں رہنا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ نئے سرے سے پیدا نہیں ہوئے ہیں وہ مذہبی ہیں اُن کی راستبازی خدا کی توقعات سے بہت تھوڑی ہے۔ ایک بار پھر اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ خدا کی یہ مرضی ہے کہ کلیمیاء

دنیا کی انتہا تک انجیل کی منادی کرے۔ ہمیں اُس کے روح کی ہدایت سے وہاں جانا چاہیے جہاں ”کھیت کٹائی کے لیے تیار“ ہیں (یو جنا: ۳۵)۔ اور لوگ قبول کرنے والے ہیں۔

## اصول نمبر #4 Principle

بانسل کی سچائیوں سے سیکھ جانے والا آخری اصول جس کا ذکر اس باب میں پہلے ہوا یہ ہے۔ اگر خدا مستعدی سے اس امید کے ساتھ گنہگاروں کی عدالت کر رہا ہے کہ وہ اپنے دلوں کو نرم کریں گے تو ہم تصور کر سکتے ہیں کہ کچھ گنہگار خدا کی قابل برداشت سزا کے بعد اپنے دلوں کو نرم کریں گے۔ پس ان مصیبتوں کے بعد ان لوگوں تک رسائی کے موقع فراہم ہونے گے جن تک پہلہ رسائی حاصل کرنا ممکن نہ تھا۔ میکی ایسے موقعوں کی تلاش میں رہتے ہیں تاکہ ان مقامات پر انجیل کی منادی کرے جہاں لوگ تکلیفیں اٹھا رہے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ لوگ جنہوں نے حال ہی میں اپنے پیاروں کو کھو دیا۔ وہ خدا کے اُس پیغام کو سننے کے لیے کھلے دل سے تیار ہو گئے جو وہ انہیں دینا چاہتا ہے۔

جب میں پاسر کے طور پر خدمت کرتا تھا تو میں ہمیشہ جنازہ کے موقع پر انجیل کی منادی کرنے کے موقعے کو ضائع نہ کرتا اور یاد کرتا کہ کلام مقدس فرماتا ہے ”ما تم کے گھر میں جانا ضیافت کے گھر میں داخل ہونے سے بہتر ہے کیونکہ سب لوگوں کا انجام یہی ہے اور جو زندہ ہے اپنے دل میں اس پر سوچ گا“۔ (وعظ ۷:۲)

جب لوگ بیمار یوں، مالی نقصان، رشتہوں میں جدا نیاں، گناہ اور گناہ کے بد لے میں سزا مhattatے ہیں تو ہمیں جان لینا چاہیے کہ یہ مصائب اور تکلیفیں ہماری بیداری کا بلا دا ہے۔ عارضی تکلیفوں کے ذریعے خدا گنہگاروں کو ابدی سزا سے بچانے کی کوشش کر رہا ہے۔

## خلاصہ Summary

خدا اپنی بادشاہی کو قائم کرنے کے لیے زیادہ تر کام خود کر رہا ہے۔ ہماری ذمہ داری صرف یہ ہے کہ اُس کے ساتھ مل کر کام کریں۔ تمام ایمانداروں کو چاہیے کہ وہ پاک بنیں اور تابعداری سے زندگی بسر کریں۔ اس سے وہ لوگ جو تاریکی کے اندر ہیروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں وہ ان کی طرف متوجہ ہونے گے۔ خدا تخلق، خسیر اور آسمانی مصیبتوں کے ذریعے مسلسل لوگوں کو توبہ کی طرف بلارہا ہے۔ اور بعض اوقات وہ انجیل کے ذریعے سے بھی لوگوں کو میلاتا ہے۔ گنہگار جانتے ہیں کہ وہ خدا کی نافرمانی کر رہے ہیں اور خدا انہیں ان کے گناہوں کی سزادے گا اگرچہ انہوں نے انجیل کو سنائے یا نہیں۔ ان کا گناہ ان کے دل کی سختی کو ظاہر کرتا ہے۔ ان کی بڑھتی ہوئی گنہگاری شہوتیں اور گناہ کی غلامی ان پر خدا کے غصب کو ظاہر کرتی ہیں۔ مذہبی لوگ حق کی تلاش نہیں کرتے۔ وہ اپنے مذہب کی جھوٹی باطل پر ایمان رکھتے ہوئے خود کو بے گناہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خدا ہر ایک شخص کے دل کی حالت کو جانتا ہے۔

اگرچہ وہ ایسے لوگوں کے پاس جانے کے لیے ہماری راہنمائی کر سکتا ہے جو انجیل کو قبول کرنے والے نہیں ہیں۔ تاہم زیادہ تر

وہ ہمیں اُن لوگوں کے پاس بھیجا ہے جو انجیل کو قبول کرنے والے ہیں۔ جیسا کہ خدا لوگوں کے دلوں کو نرم کرنے کے لیے مصائب کو استعمال کرتا ہے، انجیل کی منادی کرنے کے لیے ہمیں ان شاندار موقعوں سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم پوری دنیا میں انجیل کی خوبی کو لے کر جائیں۔ لیکن وہ چاہتا ہے کہ اس عظیم مقصد کو پورا کرنے کے لیے ہم اُس کے روح کی پیروی کریں جیسا کہ اعمال کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ خدا ہر اُس شخص پر خود کو ظاہر کریا گا جو خاصی سے اس کی تلاش کرتا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ ہمارا پیغام اُس کے پیغام سے متفق ہو۔ ایک دن ہر ایک نسلی گروپ خدا کے تخت کے آگے کھڑے ہو کر اُس کی پرستش کرے گا۔ لبنا خدا کے لوگوں کو چاہیے کہ وہ ہر ایک نسلی گروپ سے مسح کی محبت کا اظہار کرے۔ ہو سکتا ہے خدا اپنے خادموں میں سے کچھ کو مختلف ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے پاس بھیجے۔ وہ جو بھیجے جائیں اُن کو چاہیے کہ وہ خود کو شاگرد ساز خادم ثابت کرتے ہوئے شاگرد بنائیں۔

## اطہارِ تشكیر

### Final Words

میں خدا کا نہایت شکر گزار ہوں کی اُس نے ہمیں توفیق دی کہ ہم اس کتاب کو آپ کی زبان میں شائع کریں اور آپ کے لیے اس کتاب کے مطالعہ کو ممکن بنائیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتاب آپ کے لیے برکات کا باعث بنتیں گی۔

# حوالہ جات References

## باب 1

**1-** اس کتاب میں شروع سے آخر تک خادموں کو منکر کے طور پر استعمال کیا گیا تاکہ کتاب میں تسلیم قائم رہے۔ کیونکہ خدمت کے پیشہ سے زیادہ تر مرد ہی مغلک ہیں۔ تاہم باہل کی روح سے میں اس بات کا قائل ہوں کہ خدام بشرانہ خدمت کے لئے عورت کو بھی بلا تاہم۔ میں جانتا ہوں کہ بعض خواتین اس خدمت کو بڑے موثر انداز میں سر انجام دے رہی ہیں۔ ”خدمت میں خواتین“، والے باب میں موضوع پر مزید بیان کیا گیا ہے۔

## باب 2

**1-** شاگرد کی یقینی تعریف مندرجہ ذیل حوالہ جات میں سے لی گئی ہے۔

متی (۱۸:۲۸)، (یوحنا: ۸: ۳۲۔۔۔ ۳۵: ۳۱)، (لوقا: ۱۳: ۲۵-۲۵)

**2-** شاگروں کا ذکر مندرجہ ذیل حوالہ جات میں ملتا ہے۔

اعمال: ۱:۶، ۲:۷، ۲:۹، ۱:۱۰، ۱:۱۴، ۲:۲۴، ۲:۲۵، ۲:۲۸، ۲:۲۹، ۱:۳۵، ۲:۴۰، ۱:۳۶، ۲:۴۲، ۱:۴۳، ۲:۴۵ اور ۱:۶

ایمانواروں کا ذکر صرف ان حوالہ جات میں ملتا ہے۔ اعمال: ۱:۱۵، ۱:۱۳۵، ۱:۱۰، ۱:۱۲

مثال کے طور پر اعمال ۱۲:۴۱ میں لکھا ہے ”اور وہ پلوؤں اور بر بناس آشہر میں خوشخبری سنائے اور بہت سے شاگرد کر کے.....“ پس پلوؤں اور بر بناس نے انجیل کی منادی کر کے شاگرد بنائے۔ اولوگ تبدیل ہونے کے ساتھ ہی شاگرد بننے تاکہ بعد میں اختیاری طور۔

**3-** کتاب مقدس کی یہ عبارت نو مسیحیوں کو تبدیلی کے وقت خجالت کی یقین دہانی کرانے کی غلط تعلیم کی تردیدی کرتی ہے۔ یوسع نے نو مسیحیوں کو تبدیلی کے وقت یہ یقین نہیں دلایا کہ وہ نجات یافتہ ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اُسے قبول کرنے کی مختصر دعا کی تھی۔ بلکہ اُس نے اُن کو پیغام کیا کہ وہ دیکھیں آیا ان کا ایمان حقیقی ہے۔ ہمیں اس مثال کی پیروی کرنی چاہئے۔

**4-** مزید برآں ان لوگوں کے برکس جو کہتے ہیں کہ ہم نے ایمان کے وسیلے سے نجات پائی۔ اگرچہ ہم نے نیک اعمال کئے تھے۔ یعقوب رسول کہتا ہے کہ ہم صرف ایمان کے وسیلے ہی نجات پا سکتے ہیں ”تم نے دیکھ لیا کہ انسان صرف ایمان ہی نہیں بلکہ اعمال سے راست بازٹھرتا ہے“، سچا ایمان اکیلانہیں ہوتا بلکہ اعمال اُس کے ساتھ ہوتے ہیں۔

**5-** پلوؤں نے اکثر اس بات کی تصدیق کی کہ نجات فضل کی بدولت ہے تاکہ اعمال کی بدولت۔ اُس نے یہ لئے کہا کیونکہ وہ شرع کے عالموں کیخلاف لڑ رہا تھا۔ پلوؤں ان لوگوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کر رہا تھا جو کہ تعلیم دیتے تھے۔ آسمان پر جانے کے لئے پا کیزگی ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ وہ خود بھی اس حقیقت پر ایمان رکھتا تھا اور اُس نے اس کی

تصدیق بھی کی۔ اُس نے یہودیوں کو لکھا جو نجات پاسکتے ہیں کیونکہ وہ اس صور کے قائل نہ تھے کہ خدا کا فضل نجات کو ممکن بنا سکتا ہے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ ختنہ، نسل یا شریعت پر عمل کرنے کی نجات کا باعث بن سکتا ہے۔ لہذا یہ خدا کی فضل اور سچ کی موت کو جھلانا ہے۔

**6**- اسی طرح خدا نے پطرس پر ظاہر کیا کہ غیر یہودی یسوع مسیح پر ایمان لا کر نجات پاسکتے ہیں۔ تو پطرس نے کرنیلیس کے گھرانے کے سامنے اعلان کیا ”اب مجھے پورا یقین ہو گیا ہے کہ خدا کسی کا طرفدار نہیں بلکہ ہر قوم میں جو اس سے ڈرتا اور راستبازی کرتا ہے وہ اس کو پسند آتا ہے۔ (اعمال ۳۵: ۳۲-۳۳)

پطرس نے اعمال ۳۲:۵ میں کہا ”خدا ان کو روح القدس بخشتا ہے جو اس کا حکم مانتے ہیں۔ روح القدس تمام سچ مسیحیوں میں سکونت کرتا ہے۔ (رومیوں ۸: ۹، گلکتوں ۶: ۷)

### باب 3

**1**- یہ واضح ہے کہ پاسبان (یونانی اسم Piomain) کا مطلب چواہا ہے۔ ایک بزرگ کے برابر ہے۔ (یونانی اسم Presbyteros) اور وہ ایک نگہبان کے برابر ہے۔ (یونانی اسم Episkopos) کنگ جیروڑن (JKV) میں اس کا ترجمہ ہشپ کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر پلوس نے اُس کے بزرگوں کوہداشت دی اس نے انہیں کہا کہ روح القدس میں تم نگہبان (Episkopos) کیا کہ خدا کے Presbuteros (گلہ کی گلہ بانی کرو) (یونانی Piomain) اعمال ۲۰: ۲۸۔ پلوس نے بزرگوں (Presbuteros) اور نگہبانوں (Episkopos) کی اصلاح کو طبیس ۵: ۷ میں ہم مقنی الفاظ کے طور پر استعمال کیا۔ پطرس نے بھی بزرگوں (Presbuteros) کو صحت کی کہ وہ اپنے گلہ کی گلہ بانی کریں۔ (پطرس ۵: ۲۱)

یہ خیال کہ ہشپ (کنگ جیروڑن KJV میں Episkopos کا ترجمہ) جو کہ بہت ساری کلییاؤں کی نگہبانی کرتا ہے اس کا عہدہ پاسبان یا بزرگ کے عہدہ سے بڑا ہے۔

**2**- درجہ دید میں پادری کی تربیت حاصل کرنے پر زور دینا ایک بڑا اعلامی مرض ہے۔ جو کہ روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ علم حاصل کرنے مساوی ہے۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ جو شخص زیادہ علم رکھتا ہے وہ روحانی طور پر بالغ ہے جب کہ ہو سکتا ہے کہ وہ کم روحانی ہو۔ کیونکہ زیادہ علم کے باعث اس میں تکمیر پیدا ہو سکتا ہے۔ پلوس نے لکھا ”علم غور پیدا کرتا ہے“ (اکر تھیوں ۸: ۱) اور تینی طور پر وہ لوگ جو دو یا تین سال روزانہ اکٹا ہٹ پیدا کرنے والا پیغام سناتے ہیں وہ ہفتہ وار ان اکٹا ہٹ پیدا کرنے والا پیغام دینے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

**3**- پلوس نے تیمچیس کے نام اپنے پہلے خط اور طبیس کے خط میں ذکر کیا ہے۔ کہ اس نے ان ہی کلییاؤں میں بزرگوں یا نگہبانوں کو مقرر کرنے کے لئے چھوڑا۔ لہذا تیمچیس اور طبیس کو کچھ مدت کے لئے بزرگوں یا نگہبانوں کو نگرانی کے لئے

چھوڑا گیا۔ وہ مکنہ طور پر بزرگوں یا نگہبانوں کو سکھانے کے لئے ان سے ملتے جیسا کہ پلوں نے لکھا ”اور جو باتیں تو نہ بہت سے گواہوں کے سامنے مجھ سے سنی ہیں ان کو ایسے دیانتدار آدمیوں کے سپرد کرو جو اوروں کو بھی سکھانے کے قابل ہوں“ تین تھیں (۲:۲)۔

- 4۔** ریکھیں اعمال (۱۹:۱۶) (کرنٹھیوں ۵:۳۴، ۸:۳۳، ۱۲:۱۳، ۲۰:۲۰، ۲۰:۲۱) (رومیوں ۵:۵) (رومیوں ۱۶:۱۶) (کلیوں ۳:۱۵) (فلیون ۱:۲)، (یونتا: ۱۰)

**5۔** غور طلب بات یہ ہے کہ کلیسا ڈس کے نام پلوں کے خطوط صرف بزرگوں یا نگہبانوں کے لئے نہ بلکہ کلیسا ڈس میں ہر ایک کے لئے تھے۔ اس نے کلیسا ڈس کے نام جو خطوط لکھنے ان میں صرف دو میں اس نے بزرگوں یا نگہبانوں کا فیکر کیا ہے۔ ایک موقعہ پر انہیں سلام میں شامل کیا تاکہ وہ یہ خیال نہ کریں کہ وصول کرنے والوں میں سے باہر ہیں۔ (فلپیوں ۱:۱) ایک دوسرے موقعہ پر پلوں نے ان خادموں کی فہرست میں پاسبانوں کا بھی فیکر کیا جو مقدس لوگوں کو کامل بناتے تھے۔ (افسیوں ۱۱:۱۲) قابل غور بات یہ ہے کہ پلوں نے عشائربانی کی انتظامیہ اور مسیحیوں کے درمیان جگہز کو سمجھانے کے متعلقہ بزرگوں کے کردار کا فیکر نہیں کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ بزرگوں یا پاسبانوں کو مرکزی اختیار حاصل نہیں ہے۔ ان کا کردار یہ ہے کہ وہ دو رجیدیک کلیسا ڈس پر اختیار رکھتے ہیں۔

- 6۔** ریکھنے اعمال (۱۹:۱۶)، (کرنٹھیوں ۵:۳۴، ۸:۳۳، ۱۲:۱۳، ۲۰:۲۰، ۲۰:۲۱)، (رومیوں ۵:۵)، (فلیون ۱:۲)، (یونتا: ۱۰)

## باب 4

**1۔** اگرچہ یہ سراسرا نہتا پسندی ہو سکتی ہے کہ کلیسا یائی عمارتوں کی ضرورت کی حقیقی وجہ ایسے راہنماؤں کی کی ہے جو گھریلو کلیسا ڈس کی خبر گیری کریں۔ جبکہ مرکزی کلیسا ڈس میں راہنماؤں کے شاگرد بنانا کمزوری کا نتیجہ ہے۔ کیا بڑی مرکزی کلیسا نہیں اپنی جماعتوں میں خدا کے بلائے ہوئے پاسبانوں کے نہ ہونے کے حقیقی طور پر خطاوار ہیں؟ ہاں۔

**2۔** یوں مشق کا بارہ آدمیوں کو شاگرد بنانا اور مویٰ کا دس آدمیوں کو تقاضی بنانا (خروج ۱۶:۲۵) بالکل مقدس کے اس نمونے کی روشنی میں ایک سے دس یا بیس تک پاسبانوں کی تعداد کو بہت زیادہ تصور نہیں کرنا چاہئے۔ مرکزی کلیسیاء کے زیادہ تر پاسبان خود کو چاشا گرد بنانے کی نسبت جماعت کی خبر گیری کو ترجیح دیتے ہیں۔

**3۔** ہم سوال بھی کر سکتے ہیں کہ بالکل مقدس میں کیوں ”کہنہ مشق“ (تجہیز کار) پاسبانوں یا معاون پاسبانوں یا نائب پاسبانوں، ”کاٹ کرنہیں“ کیا گیا۔ یہ خطبات جو کہ دو رجیدیک کلیسیاء میں بہت ضروری سمجھے جاتے ہیں ابتدائی کلیسیاء میں یہ ضروری نہ تھے۔ بیس لوگوں پر مشتمل گھریلو کلیسیاء کو تجویز کار، معاون اور نائب پاسبانوں کی ضرورت تھی۔

**4۔** بہت سارے پاسبان جو کہ خدا کی طرف سے بلائے ہوئے ہیں اور مشق کے تابع دار خادم ہیں تاہم وہ اچھے مقرب نہیں بن

سکتے۔ درحقیقت یہ الفاظ زیادہ سخت ہوں گے کہ پاسبانوں کے بہت سارے وعظ اکتا ہٹ پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ کلیسیاء پر تقدیر کرنے والے اکثر اسے ”ہزار گز فاصلے سے ایک دوسرے کو گھورنا کہتے ہیں“، یہی خادم شخصی گفتگو کے ماہر ہوتے ہیں لیکن مجھ میں ان کا وعظ اکتا ہٹ پیدا کرنے باعث نہ تھا۔ گھر میلو کلیسیاء میں شخصی گفتگو کی طرح وعظ کیا جاتا ہے جو کہ دلچسپ ہوتا۔ ایسے خادم کے وعظ کے دوران لوگ چپکے سے اپنی گھر بیوں پر نظر لگائے رہتے ہیں جبکہ گھر میلو کلیسیاء میں پاسبان اس بات سے خائف نہیں کہ لوگ اکتا رہے ہیں۔

**5.** لفظ ”دیوانگی“ کی میرے نزد یک پندیدہ تعریف یہ ہے: ایک چیز کو بار بار کرتے ہوئے متوجہ کی امید کرنا۔ پاسبان سالہاں سال ارکان کو شاگرد بنا نے کی ذمہ داری میں شریک ہونے کی تعلیم دے سکتے ہیں۔ پاسبان اگر اپ وہی کام کر رہے ہیں جس سے ماضی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی تو پھر مستقبل میں بھی اس سے کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ پس جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس کو بدلت دیں

**6.** ظاہر ہے بہت سارے پاسبان اس خیال سے متفق نہ ہوں گے۔ اس اختلاف کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ درحقیقت وہ خدا کی بادشاہی کی کو قائم کرنے کی بجائے اپنی بادشاہی قائم کر رہے ہیں۔

**7.** ظاہر ہے کہ میں ایسے لوگوں سے باخبر ہوں جو یہ کہتے ہیں کہ روح فوق الضرر ظہور صرف پہلی صدی سے مسلک تھا۔ اور تب سے یہ ظہور پر نہیں ہوا۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس چیز کو تلاش کریں جس کا تجربہ ابتدائی کلیسیاء نے حاصل کیا اور بیگانے زبانیں بولنا قابل قبول نہیں ہے۔ مجھے ان لوگوں سے تھوڑی سی ہمدردی ہے جو آج کے دور کے صدو قوں کی مانند ہیں۔ میں وہ شخص ہوں جس نے کئی ایک موقعوں پر جاپانی مقررین کی طرح جاپانی زبان میں خداق کی تجدید کی گوئیں جاپانی زبان نہیں جانتا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ روح القدس کی یہ نعمتیں بند نہیں ہوئی ہیں۔

میں حیران ہوں کہ کیوں صدوقی روح القدس کو پکارتے ہیں۔ گناہوں کا اقرار کرتے اور نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ان مجبزوں کے سامنے روح کے کاموں کا انکار کرتے ہیں اس قسم کا ”علم الہی“، انسان کی بے عقائدی اور نافرانی کا پھل ہے۔ کلام مقدس اس کی تصدیق نہیں کرتا۔ درحقیقت یہ مسح کے مقصد کے برخلاف کام کرتا ہے۔ جو کچھ پولوس نے ۱۲:۳۷ میں لکھا اس کے تحت یہ خدا کی نافرمانی ہے۔

**8.** بھائیو! ریو شلم واپس چلو (صفہ نمبر 79)

## باب 5

**1.** گھر میلو کلیسیاء کو مرکزی کلیسیاء پر دوسری سبقت یہ حاصل ہے کہ گھر میلو کلیسیاء کے پاسبان غلط مقصد کے لئے بڑی جماعت حاصل کرنے کے بھوکے نہیں ہوتے۔ کیونکہ جماعت گھر میلو کلیسیاء کے جنم کی حد تک محدود ہوتی ہے۔

**2.** یہی وجہ ہے کہ اج بہت سارے مبشر، استاد، نبی، اور یہاں تک کہ کلیسیاء میں پاسبانی خدمات سر انجام دینے والے بھی

خود کو رسول کے عہدے پر فائز کرتے ہیں۔ خدا کی طرف سے دی جانے والی بہت سی خدمتوں کو ان کا صحیح مقام نہیں دیا جاتا۔ اس طرح وہ پاسبان ہے پا سبانی خدمت نہیں ملی وہ کلیسیاء کو خدمت کی برکات سے محروم کرتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ہر کوئی اپنی سچی بلاہٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے مرکزی کلیسیاء کی صورت میں اپنی باوشاہی قائم کر رہا ہے۔ کیونکہ پاسبانوں کو لوگوں کی دیکی کا حق دار تصور کیا جاتا ہے اور اس کا زیادہ تر حصہ عمارتوں کی تعمیر اور مرمت کے کھاتے میں چلا جاتا ہے۔ وہ خادم جو پاسبانی کی خدمت سرانجام دینے کے لئے نہیں بلائے گئے وہ کلیسیاء سے مالی مدد حاصل کرنے کے لئے اس کی پاسبانی کرتے ہیں۔

**3- یاد رکھیں** (لوقا ۱۳: ۲۶- ۳۳) میں یوسع نے سچا شاگرد بننے کے تقاضے بیان کئے ہیں۔ یہ تقاضے ان لوگوں کے لئے نہیں جو پہلے ہی ایماندار ہیں۔ بلکہ یہ ان لوگوں کے روحاںی سفر کا دوسرا قدم ہے۔ وہ بھیڑ سے باقیں کر رہا تھا۔ اس کا شاگرد بننا پہلا قدم ہے۔ جس کی یوسع پیش کر رہا تھا۔ اور یہ نجات سے کہنیں ہے۔ یہ اس تعلیم کے بالکل برعکس ہے (سیکرنسٹیو چ چن) حساس متناظر کلیسیاء میں دی جاتی ہے۔

## باب 6

**1- مہشروں کا انجلی کی منادی کرنا** ایک طرح سے تعلیم دینا ہے۔ مہشروں کو چاہیئے کہ وہ بالکل کی منادی کریں۔

**2- تمام ایمانداروں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو تعلیم دیں۔** تاہم انہیں چاہیئے کہ وہ ایک ایک کو تعلیم دیں۔ جیسا کہ وہ شاگرد بنانا۔ (ویکھیئے متی ۵: ۱۹- ۲۰، ہلکیوں ۳: ۱۶- ۲۸، عبرانیوں ۲: ۵)

**3- میں یہ کہتا ہوں کہ وہ خادم ہم کی اغراض صحیح نہیں ہیں وہ بھیڑوں کے بس میں بھیڑیے ہیں۔ اور وہ جنم کی آگ میں ڈالے جائیں گے۔** میں سمجھتا ہوں کہ وہ چیز جو ان خادموں کو سچی خدمت سے دور لے جاتی ہے وہ ان کی غلط اغراض کی انتہا ہے۔

**4- تجب ہے کہ کچھ استاد خود کو اس چیز سے نہیں بچا سکتے۔** جس سے یوسع اپنے قربی شاگردوں کو خبردار کر رہا تھا۔ اور وہ یہ کہ جو پہلے ایماندار تھا بعد وہ خ طور پر بدیانت خادم ظاہر ہوا۔ ایسے خادم کو آسمان سے باہر ایک مقام پر کھا جائے گا جہاں رونا اور دنات پیٹا ہوگا۔ بیہاں بدیانت ایماندار عارضی طور پر اس وقت تک ماتم کریں گے جب تک یوسع ان کے آنسو پوچھ کر انہیں آسمان میں خوش آمدی نہیں کرتا۔

**5- ظاہر ہے کہ وہ سچی جو گناہ کرتے ہیں وہ نجات کے حق سے فوری محروم نہیں ہوتے۔** وہ جو خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں خدا ان کو معاف کرتا ہے۔ (اگر وہ اپنے قصور اور وہ کو معاف کریں تو) وہ جو اپنے گناہوں کی معافی نہیں مانگتے وہ خود کو خطرہ میں ڈالتے ہیں اور خدا ان کو سزا دیتا ہے۔ جب وہ اپنے دل کو خدا کی طرف سے منت کر لیتے ہیں تو اس کے باعث وہ نجات کے حق سے محروم ہوتے ہیں۔

**6- وہ جو ابھی تک اس بات کے قائل نہیں کہ مُسکنی نجات کے حق سے محروم ہو سکتا ہے عبد چدید کی مندرجہ ذیل عبارتوں کا مطالعہ کریں:-**

غیر مشروط ابدیت کا عقیدہ پیش کرنے والے بحوث کے طور پر ایسے حوالہ جات پیش کرتے ہیں جو کہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ نجات خدا فضل سے ہے نا کہ انسان کی کوشش سے ضرور ہے کہ وہ ان حوالہ جات کی ترجمانی ایسے طور سے کریں جو کہ ان حوالہ جات سے متفق ہوں جو میں نے بیان کئے ہیں۔ خدا نے وفادار رہنے کا وعدہ کیا ہے لیکن وعدہ کسی دوسرے کی وفاداری کی ضمانت نہیں ہے۔ حسیا کہ میں اپنی بیوی سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا اور اس پر قائم بھی رہتا ہوں۔ لیکن اس بات کی ضمانت نہیں کہ وہ مجھے نہیں چھوڑے گھی۔

7۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ حوالہ جات جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ خدا گنگاروں سے نفرت کرتا ہے۔ وہ پرانے عہد نامہ میں پائے جاتے ہیں۔ تاہم گنگار کے بارے خدا کا رو یہ پرانے سے لے کر نئے عہد نامہ تک پلا نہیں ہے۔ متی ۱۵:۲۲-۲۳ میں یوسع کا نعمانی عورت سے ہم کلام ہونا عہدِ جدید میں گنگاروں کے بارے خدا کے رو یہ کی ایک شاندار مثال ہے۔ شروع میں تو یوسع نے اس کی درخواست کا کوئی جواب نہ دیا تھی کہ اس کو توں کے مترادف جانا لیکن وہ اپنے ایمان پر ثابت قدم رہی۔ اور نیچجا یوسع نے اس پر حرم کیا۔ فقیہوں اور فریضیوں کے بارے یوسع کا رو یہ کسی کو محبت کے قبل بنانے کے لئے اس کی آزمائش تصور کیا جاسکتا ہے۔ (متی ۲۳:۶اپ)

۷۸

**1** - صاف ظاہر ہے کہ پولوس غیر مشروط ابدی تحفظ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ نہیں تو وہ کبھی بھی تیکھیس کو یہ نہ لکھتا کہ اسے اپنی نحات کو تینی بنانے کے لئے کچھ کرنے کی ضرورت سے۔

**2-** موئی نے خدا کو چلتے ہوئے پیچھے سے دیکھا خدا نے اپنے ہاتھوں سے موئی کو اس طرح ڈھانپا کر دیا اس کا چہرہ نہ دیکھ سکا۔ (خود ۳۳-۱۸:۲۲)

**3-** اس پر بھی غور کریں کہ یسوع نے اپنے وعظ کے شروع میں کہا کہ جب تک اس کے سنتے والوں کی راستبازی فقیہوں اور فریسیوں کی راستبازی سے زیادہ نہ ہوگی وہ آسمان میں داخل نہیں ہو سکتے (متی ۵:۲۰) تب یسوع نے فقیہوں اور فریسیوں میں پائی جانے والی برائیوں کو ظاہر کیا۔

## باب 8

**1-** دلچسپ بات یہ ہے کہ یعقوب کے خط میں اُلیٰ ہی آئت یہ بیان کرتی ہے ”اے بھائیو! اگر کوئی کہے کہ میں ایماندار ہوں مگر عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ؟ کیا ایسا ایمان اسے نجات دے سکتا ہے؟“ (یعقوب ۲:۱۳)

**2-** یہ اس چیز کی حد تک تو فحیک ہے جسے اکثر ”شریعت کارکی پہلو“ اور ”شریعت کا اخلاصی پہلو“ بھی کہا جاتا ہے۔ اگرچہ یسوع کے جی اٹھنے کے بعد اس کے روح القدس نے رسی شریعت کو پورا کرنے کے لئے رسولوں کی راہنمائی کی۔ اب ہم نے جانا کہ عہد جدید میں کیوں جانوروں کی قربانی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یسوع خدا کا بڑا ہے۔ ہمیں عہد تحقیق کے تحت غذائی اصولوں پر عمل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یسوع نے سب کو پاک ٹھہرایا ہے (مرقس ۷:۱۹) اب ہمیں کسی سردار کا ہن کی ضرورت نہیں کہ وہ خدا سے ہماری شفاقت کرے۔ کیونکہ ہمارا سردار کا ہن یسوع ہے۔ تاہم رسی شریعت کے علاوہ اخلاقی شریعت میں بھی یسوع نے موت سے پیشتر اور جی اٹھنے کے بعد کوئی ایسی بات یا فعل نہیں کیا جس نے شریعت کو بدلا ہو بلکہ یسوع نے تو خدا کی اخلاقی شریعت کو کھول کر بیان کیا۔ رسولوں نے بھی اس کے جی اٹھنے کے بعد روح کے الہام سے ایسا ہی کیا۔ موسیٰ شریعت کے اخلاقی پہلوؤں کی شریعت میں شامل ہیں۔ یعنی عہد جدید کی شریعت۔

اس بات کو ہن میں رکھیں کہ یسوع اس دن موسیٰ شریعت کی پیروی کرنے والے یہودیوں سے باتمیں کر رہا تھا۔ لہذا متی ۵:۱۷، ۲۰ میں اس کے الفاظ کی ترجیح ان عہد جدید میںے اندازِ عمل اس کے مکافہ کی روشنی میں کرنی چاہئے۔

**3-** مزید برآں یسوع شرعی راستبازی کی بات کر رہا تھا۔ جو کہ ہمیں انعام کے طور پر اس وقت دی جاتی ہے جب ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ تب کیوں اس نے اس کو واضح نہ کیا؟ اس نے سامعین سے وہ باتمیں کیوں کہیں جن کو وہ سمجھنہ سکتے تھے۔ وہ اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکتے تھے کہ یسوع منسوب کردہ راستبازی کے بارے کہہ رہا ہے۔

**4-** یہ تھی میں ہمارے بہن اور بھائی ہونے کے رشتہ پر لا گو ہوتا ہے۔ یوں تھی نے مذہبی راہنماؤں کو خاص طور پر احمد کہا (متی ۱۳:۱۷) جیسا کہ پائل مقدس میں عام طور پر ان کو احمد کہا گیا ہے۔ (امثال ۱:۱۳؛ ۷:۲۰)

**5-** صاف ظاہر ہے کہ خدا ایسی عورت کو دوبارہ شادی کرنے پر زادی نہیں ٹھہرا تا جو کہ اپنے شوہر کا شکار بنی ہو۔ ظاہر ہے جب

تک وہ دوبارہ شادی نہیں کرتی وہ یسوع کے الفاظ سے مبڑا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہاں کوئی ایسی صورت پیدا نہیں ہوتی جس کے تحت اسے زانیہ تصور کیا جائے۔

**6-** خدا اس کے نئے شوہر کو زنا کار نہیں ٹھہرائے گا۔ کیونکہ وہ یہود سے شادی کر کے نیکی کرتا ہے۔ تاہم اگر کوئی آدمی کسی عورت کو اپنے شوہر کو طلاق دے کر اس کے ساتھ شادی کرے تو وہ زنا کا رٹھریگا۔ اور غالباً اس وقت یسوع کے ذہن میں بھی بات تھی۔

**7-** ظاہر ہے کہ یہاں اور بھی ایسی صورتیں ہیں جن کو زیر بحث لا جایا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر وہ سمجھی عورت جسے غیر محاجات یافتہ شوہر سے طلاق ہوئی ہے۔ اگر وہ دوبارہ شادی کرتی ہے تو وہ یقینی طور پر زنا کار نہیں ہے۔

**8-** شادی اور دوبارہ بیاہ کے باب میں اس موضوع پر تفصیل سے غور کیا گیا ہے۔

**9-** ایک عالمِ شرع نے اپنے تینیں راستا زٹھرا نے کی غرض سے یسوع سے پوچھا ”میرا بڑوی کون ہے؟“ یسوع جواب میں اسے نیک سامری کی کہانی سنائی جس نے خود کو اس زخمی آدمی کا پڑوسی ثابت کیا۔ (لوقا ۱۰: ۲۵، ۳۷)

**10-** اس کتاب میں روزہ کی موضوع پر ایک باب لکھا ہے۔

**11-** بعض لوگ کہتے ہیں کہ میسیحیوں کو یہ دعا نہیں پڑھنی چاہئے کیونکہ کہ یہ یسوع مسیح کے نام پر نہیں مانگی جاتی۔ تاہم اس منطق کی روشنی میں ہم یہ تنبیہ اخذ کر سکتے ہیں کہ اعمال کی کتاب اور رسولوں کے خطوط میں درج ذیل رسولوں کی بہت سی دعائیں ”مسیحی دعا نہیں“ نہیں ہیں۔

**12-** ایک اور موقع پر یسوع نے کہا کہ ایک وقت میں خدا اور دولت کی خدمت کرنا ناممکن ہے۔ لوقا رسول ہمیں بتاتا ہے ”فریسی جو زرد دوست تھے ان سب باتوں کو سن کر اسے ٹھٹھے میں اڑانے لگے“ (لوقا ۱۶: ۱۲) یسوع نے پہاڑی وعظ میں فریسیوں کے اعمال اور تعلیمات کو کھل کر بیان کیا۔

**13-** ویسلین میتھو ڈسٹ بک روم، لندن میں 1872 میں جان ویسلی کی تحریر کردہ کتاب ”دی ورک آف جان ویسلی“ (The Work Of John Wasely) دوبارہ اشاعت کی گئی۔

**14-** میں اس بات کی تردد نہیں کرتا جو کہ لوگ عام طور پر رسولوں میں گناہ کی نشاندہی کرنے کے لئے کہتے ہیں ”میں نہیں جانتا کہ ان کے دل میں کیا ہے“ اس کے برعکس یسوع نے کہا جو کچھ اندر ہے وہی باہر نظر آتا ہے ایک اور مقام پر اس نے کہا ”کیونکہ جو دل میں بھرا ہے وہی منہ پر آتا ہے“

متی ۱۲: ۳۴ جب کوئی شخص نفتر آمیز الفاظ کہتا ہے تو یہ اس کے میں بھری ہوئی نفتر کو ظاہر کرتے ہیں۔ یسوع نے ہمیں یہ بھی بتایا ”کیونکہ اندر سے بیجی آدمی کے دل سے برے خیال نکلتے ہیں۔ حرام کاریاں، چوریاں، خون ریزیاں، زنا کاریاں، لالچ بدلیاں، مکر، شہوت پرستی، بذریعی، بدگوئی، بیخی، بیوقوفی“ (مرقس ۷: ۲۲، ۱۲) جب کوئی شخص زنا کاری کا مرکتب ہوتا ہے تو

پھر ہم جانتے ہیں کہ اس کے دل میں کیا ہے یعنی زنا کاری۔

## باب 10

1- کیونکہ یوحنانے کہا کہ ”پہلی قیامت یہی ہے“ لہذا ایمان رکھتے ہیں کہ اس سے پہلے کوئی قیامت نہیں ہے کیونکہ یہ آزمائش کی گھڑی کے بعد آئے گی۔ جب یوں صحیح آئے گا۔ لہذا یہ اس نظریے کے بر عکس ہے کہ کلیسا اے آزمائش کی گھڑی سے پیشتر اٹھا لے جائے گی جیسا کہ ا۔ تحلیلیکوں ۲:۱۳۔ ۷:۱۴ کے مطابق ہم جانتے ہیں کہ کلیسا اے کے اٹھا لے جانے پر یوں آسمان سے آئے گا تو پھر قیامت ہو گی۔ فضائل استقبال اور آخر زمانہ کے باب میں ہم اس موضوع پر تفصیل سے مطالعہ کریں گے۔

2- قیامت کے موضوع پر مزید مطالعہ کے لئے مندرجہ ذیل حوالہ جات کو بحثیں۔

دانی ایل ۱:۱۲، ۲:۱۱، ۱۵:۲۲، ۱۵:۱۳، ۱:۱۵ کرنھیکوں

## باب 12

1- غور کریں کہ جب سے خدا نے آدم کے بعد عورت کو تخلیق کیا تب سے ہر انسان عورت سے پیدا ہوا ہے۔ جیسا کہ پلوس ا۔ کرنھیکوں ۱۱:۱۲ میں ہمیں یاد دلاتا ہے۔ یقین طور پر کوئی بھی اس پر رائے نہیں دے سکتا کہ یہ الہامی خونہ آدمیوں کو ماڈل سے کم تر ثابت کرتا ہے۔

2- پلوس نے ”بھائیوں“ کو فحیثیں کیں۔ اس نے اپنے خط میں یہ اصطلاح ”بھائیوں“ کے دفعہ استعمال کی اس کا مطلب ہے کہ تھس کے تمام میجھیو!

3- غور کریں کہ یونانی زبان میں عورت اور بیوی کے لفظ میں کوئی فرق نہیں یا آدمی اور شہر۔ پس ہمیں عمارت میں سے دیکھنا ہو گا کہ مصنف آدمیوں اور بیویوں سے کہہ رہا ہے یا شہروں اور بیویوں سے۔ زیر بحث عمارت میں پلوس بیویوں سے کہہ رہا ہے کہ وہ صرف گھروں میں اپنے شہروں سے کچھ پوچھ سکتی ہیں۔

## باب 13

1- مثال کے طور پر اس طلاق یافتہ پاسبان کی اس رائے پر غور کریں جس نے دوبارہ شادی کر کے خود کو صحیح کے بدن سے کٹا ہوا محسوس کیا۔ اس نے کہا ”اچھا ہوتا اگر میں اپنی بیوی کو طلاق دینے کی بجائے قتل کر دیتا“، اگر میں اس کا قتل کرتا تو میں تو پہ کر کے معافی حاصل کر سکتا تھا۔ اور پھر شرعی طور پر شادی کر کے اپنی خدمت کو جاری رکھ سکتا تھا۔

## باب 15

**1-** شمالی امریکہ کی کچھ کلیساوں میں کسی خادم کا اس مضمون تعلیم دینا خطرہ سے خالی نہ ہوگا کیونکہ اسے بہت سارے بلائے ہوئے ایمانداروں کی مخالفت کا سامنا کرنا ہوگا۔ یسوع کو بھی اپنی شفاسائی خدمت میں بے اعتمادی اور مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ (مرقس ۲:۱۲)

**2-** بعض لوگ ہمیں اس بات پر قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یسوع مجھ اس شام کفرخوم میں لوگوں کو شفاء دے کر یسعیاہ ۵:۳:۲ کو پورا کیا۔ لیکن یسعیاہ نے کہا یسوع نے ہماری بیماریاں برداشت کیں۔ بالکل ایسے ہی اس نے یہ بھی کہا۔ کہ یسوع ہماری بدکاری کے باعث کچلا گیا (یسعیاہ ۵:۳:۲ اور ۵:۵ کا موازنہ) یسوع نے ہر اس شخص کی بیماری برداشت کی جس کی بدکاری کے باعث وہ کچلا گیا۔ پس متی اس بات کی طرف اشارہ کر رہا تھا کہ کفرخوم میں یسوع کی شفاسائی خدمت اس بات کی تصدیق کرتی ہے۔ کہ وہ سمجھا ہے۔ جس کے بارے یسعیاہ ۵:۳ باب میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ ہماری بیماریوں اور بدکاریوں کو برداشت کرے گا۔

**3-** مثال کے طور پر یسوع نے اس عورت سے کہا ہے اس نے خون کی بیماری سے شفاء دی ”بُيُّ تِيرَ إِيمَانٍ مَّعَ شَفَاءٍ مَّلِيٌّ“ (مرقس ۳:۵) اس آیت میں یونانی لفظ ”Sozo“، کاترجمہ ”شفاء“ کیا گیا ہے۔ عہد جدید میں وس وفعہ اس لفظ کا ترجمہ ”نجات“ کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر اسی لفظ کا ترجمہ افسیوس ۲:۵ میں ”نجات“ کیا گیا ہے۔ ”تم کو فضل ہی سے نجات ملی“، پس ہم دیکھتے ہیں کہ یونانی لفظ جس کا ترجمہ ”نجات“ کیا گیا ہے جسمانی شفاء یا بیکی طرف اشارہ کرتا ہے۔

## باب 16

**1-** ان سب کو جسمانی شفاء کہا جاسکتا ہے بیماری کو ظلمت تصور کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ باہل بیان کرتی ہے ”کہ خدا نے یسوع ناصری کو روح القدس اور قدرت سے کس طرح مجھ کیا وہ بھلانی کرتا اور ان سب کو جوابیں کے ہاتھوں ظلم اٹھاتے تھے شفاء دیتا پھر اس کے ساتھ تھا (اعمال ۱۰:۳۶)

## باب 18

**1-** یہ کہنے کا دوسرا طریقہ ہے کہ ”یسوع مجھ کے شاگرد ہنا ہیں“

**2-** یسوع مجھ کے شاگردوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے شاگردوں کو مجھ کے احکام کی تابعداری کرنے کی تعلیم دیں گے۔ وہ اپنے شاگردوں کو تعلیم دیں گے کہ وہ آگے شاگرد ہنا ہیں، پتھمہ دیں اور انہیں مجھ کے سب احکام کی تابعداری کرنے کی تعلیم دیں۔ پس یہ حکم ہر ایک شاگرد پر عائد ہوتا ہے کہ وہ شاگرد ہنا ہے اور انہیں مجھ کے احکام کی تابعداری کرنے کی

## باب 21

۱- دیکھنے غرزلالغزالتے: اور احbar ۱۸، ۱۹، ۲۳، ۲۴

## باب 24

۱- یہ جواز بتا ہے کہ اگر حکمی کرنے والا شخص توہبہ کرے تو یہ یوں اسے معاف کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

۲- اگر ایک زانی مسکی بیوی ہے تو اس سے پیشتر کر اسے طلاق دی جائے اس سے صلح کرنے کے لئے یہ یوں کے بیان کردہ تین طریقوں پر عمل کرنا چاہئے۔ اگر وہ توہبہ کرے تو پھر یہ یوں کے حکم کے مطابق اسے معاف کیا جائے گا۔

## باب 26

۱- کنگ جیمز ورژن (KJV) میں ا۔ کرنتھیوں ۷:۵ میں شوہر اور بیوی سے کہا گیا ہے کہ وہ آپس کی رضا مندی سے تھوڑی مدت تک جدار ہیں کہ دعا اور روزے کے واسطے فرست ملے اس آیت کے جدید ترجموں میں صرف دعا کا ذکر کیا گیا ہے

۲- ا۔ کرنتھیوں ۷:۵ میں پاؤں نے شوہر اور بیوی کو روزہ رکھنے کے لئے کہا ہے۔ تاہم روزے کا ذکر ہمیں صرف کنگ جیمز ورژن میں ہی ملتا ہے۔ رضا کارانہ روزے کا ذکر ان حوالہ جات میں ملتا ہے اعمال ۲۷:۲۳، ۲۱:۲۳، ۳۲:۲۱ اور کرنتھیوں ۲:۱۱ اور ۲:۲۷۔ تاہم یہ روزے روحاں مقاصد کے لئے نہیں رکھے گئے تھے بلکہ مناسب غیر مناسب حالات یا کھانا نہ ہونے کے باعث۔

## باب 27

۱- کچھ لوگ ان حوالہ جات کو روشنی میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ پاتال وہ مقام ہے جہاں راست بازار لوگ بھی مرنے کے بعد جائیں گے۔ پیدائش ۳:۲۷، ایوب ۱۲:۱۳، زبور ۸۹:۱۱، واعظ ۹:۶ اور سیعیاہ ۹:۳۸۔ اب بالکل مقدس اس تصور کی مکمل تصدیق نہیں کرتی۔ اگر راست بازار دنوں مرنے پر پاتال میں جائیں گے تو پھر ضرور ہے کہ پاتال میں وہ مقام ہوں۔ ایک جہنم اور دوسرا جنت۔ اس نظریے کو پیش کرنے والے عام طور پر اس قسم کی رائے دیتے ہیں۔

۲- اس خاص ترجیحی کی حمایت کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسرا دو عقیدوں میں سے کسی ایک کے قائل ہوں۔ اول: پاتال ایک ایسی جگہ کا نام ہے جہاں راست بازار دنوں مرنے کے بعد جائیں گے اور یہ مقام دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک اذیت اٹھانے کا مقام اور دوسرا جنت جہاں یہ یوں منجع گیا تھا۔

دوسرے عقیدہ یہ کہ یہ یوں تین دن اور رات پاتال میں رہا اور اسے اذیت برداشت کرنا پڑی جیسا کہ اس نے ہمارے گناہوں کی

کامل سزا اٹھائی۔ کلام مقدس سے ان دونوں عقیدوں کو ثابت کرنا مشکل ہے۔ اور اگر یسوع مسیح پا تال میں نہیں گیا تھا تو پھر یہ دونوں ضروری نہیں ہیں۔ اور یہی اس کے اعلان کا حقیقی مطلب ہے۔ دوسرے عقیدہ کے سلسلہ میں چونکہ ہماری نجات اس کے صلیب پر مصلوب ہونے سے خریدی گئی ہے۔ (لکھیوں ۲۲:۱) یسوع مسیح نے مرنے اور جی اٹھنے کے عرصہ کے دوران پا تال میں اذیت نہیں اٹھائی۔

**3-** اس بات پر بھی غور کریں کہ اگرچہ لہزرا اور امیر آدمی دونوں بدن کی حالت میں نہ تھے لیکن پھر بھی وہ دیکھ، چھو، اور سن سکتے تھے۔ وہ تکلیف اور طمیان کا تجربہ حاصل کرنے کے ساتھ اپنے مااضی کو بھی یاد کر سکتے تھے۔

**4-** کوئی یہ خیال کرے گا اور شاید وہ کسی حد تک صحیح بھی ہو کہ افسیوں ۸:۹۔ ۹ میں جس اسیری کے بارے کہا گیا ہے وہ ہم سب کا گناہ کی اسیری میں ہونا تھا۔ اب ہم مسیح کی موت کے وسیلہ سے آزاد ہیں

## باب 28

اس تمثیل کا مطلب نہیں کہ جوانی میں تو بہ کرنے والے کو اس شخص کے برادر دیا جائے گا جو آخری سالوں میں تو بہ کرتا ہے اور ایک سال تک وفاداری سے خدا کی خدمت کرتا ہے۔ یہ نا انسانی ہو گی اور اس کی بنیاد اس موقعے پر نہیں جو خدا ہر ایک کو دیتا ہے۔ جیسا کہ خدا ہر ایک کو زندگی میں تو بہ کا موقع دیتا ہے۔ پس جو زیادہ محنت کرتے ہیں ان کا انعام زیادہ ہو گا، جو کم محنت کرتے ہیں ان کا انعام کم ہو گا۔

## باب 29

**1-** چند اور حوالہ جات جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ پلوں ایمان رکھتا تھا کہ یسوع اس کے عہد میں واپس آئے گا۔ یہ حوالے مندرجہ ذیل ہیں۔

فلپیوں ۳:۲۰۔ ۲۱۔ تھسلنیکیوں ۳:۵۔ ۴:۲۳۔ ۵:۱۳۔ ۱:۲۔ ۵:۱۔ تیکھیں ۱:۲۔ ۲:۱۳۔ ۱:۱۳۔ ۱:۱۵۔ ۲:۱۱۔ ۱:۱۳۔ ۱:۱۳۔ ۱:۱۵۔ ۶:۹۔

**2-** دوسرے حوالہ جات جو کہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یسوع مسیح اس کے عہد میں واپس آئے گا۔ (۱:۱۹۔ ۳:۱۹۔ ۱۵:۳)

**3-** مرقس ۱۳:۱۳ میں چار شاگردوں کے نام لیتے ہیں جو کہ یسوع کے پاس آئے: پطرس، یوحنا، یعقوب اور اندریا اس۔ ہمیں زیتون کے پہاڑ پر یسوع کے وعظ کا ذکر مرقس ۱۳:۱۔ ۲۷ میں ملتا ہے۔ لوقا ۱:۲۲۔ ۲:۳۷ میں بھی اسی طرح کی معلومات ملتی ہیں۔

**4-** اس وعدے کو عبارت میں سے نکالتے ہوئے عموماً یہ کہا جاتا ہے، اس سے پیشتر کہ یسوع واپس آئے ضرور ہے کہ یہ تلقین دنیا میں انجیل کی منادی کا کام کرے لیکن عبارت میں یہ وعدہ آخر زمانہ سے پیشتر انجیل کی منادی کی طرف اشارہ کرتا

**5.** بعض لوگ کہتے ہیں کہ کلیسا اسات سالہ دور سے پہلے اٹھا لی جائے گی۔ اگر ایسا ہے تو یوسع نے ایمانداروں کو تلقین کیوں کی کہ وہ چھپ جائیں۔

**6.** یہ مفروضہ کو رد کرتا ہے کہ زینون کے پہاڑ پر یوسع کے وعظ کا اطلاق صرف ان یہودیوں پر ہوتا ہے جو آزمائش کی گھری میں نئے سرے سے پیدا ہوں گے۔ کیونکہ جو آزمائش کی گھری سے پیشتر نئے سرے سے پیدا ہونے والے پہلے ہی اٹھائے جانے کے لئے تیار ہو چکے ہوں گے نہیں۔ پلوس نے تحلیلیوں کے ایمانداروں کو بتایا کہ ان کا اٹھایا جانا اور مجھ کا واپس آنا س وقت تک نہیں ہو گا جب تک مختلف مجھ اپنی خدائی کا اعلان نہیں کرتا۔ سات سالہ عرصہ کے دوران کیا ہو گا؟

**7.** بعض کہتے ہیں کہ مکاشفہ ۲۰:۳-۲۰:۷ میں بیان کردہ حقیقت میں پہلی قیامت کا دوسرا حصہ ہے۔ یہ قیامت کلیسا اے کے اٹھائے جانے پر مجھ کی پہلی آمد کے دوران ہو گی۔ کیا یہ چیز اس قیامت کی قدم دین کرتی ہے؟ اگر مکاشفہ ۲۰:۷ میں بیان کردہ قیامت واقعی دوسری قیامت ہے تو پھر اسے ”دوسری“ قیامت نہیں کہا جاسکتا۔

**8.** بیک اس دن یوسع کی باتیں سننے والوں نے سوچا ہو گا کہ ان کی نسلیں ان واقعات کو رونما ہوتے دیکھیں گی، ہم جانتے ہیں کہ ایسا نہیں ہوا۔ پس ضرورت ہے کہ ہم مکاشفہ ۲۲:۳۲ میں بیان یوسع کے الفاظ کا مطلب لیں کہ یہ چیزیں ایک نسل کے سامنے رونما ہوں گی یا شاید میسحیوں (یہودیوں) کی دوڑ اس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک یہ چیزیں رونما نہیں ہوتیں۔

**9.** امثال میں جو شخص عدالت کا سامنا کرتا ہے یا اٹھایا جاتا ہے ان دونوں میں کوئی فرق نہیں جیسا کہ اکثر اس پر بحث کی جاتی ہے۔ اس کا نقطہ نظر یہ ہے کہ بعض یوسع کی آمد کے لئے تیار ہوں گے اور بعض تیار نہیں ہوں گے ان کی تیاری ہی ان کی ابدی زندگی کا تعین کرے گی۔

**10.** صاف ظاہر ہے کہ یوسع مجھ اپنے قربی شاگردوں کو خبر دار کر رہا تھا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اس کی آمد پر تیار نہ ہوں۔ اگر یوسع انہیں ابدی سزا سے باخبر کر رہا تھا تو پھر ممکن تھا کہ وہ گناہ کے باعث اپنی نجات سے محروم ہوں۔ یہ چیز ہم پر پا کیزگی کی اہمیت کو واضح کرتی ہے اور اس کے ساتھ ان لوگوں کی حمایت کو بھی ظاہر کرتی ہے یہ کہتے ہیں کہ لوگوں کا اپنی نجات سی محروم ہونا ممکن بات ہے۔

**11.** صاف ظاہر ہے کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ضرور ہے کہ یہ علم میں یہکل پھر سے تغیر ہو جیسا کہ حال میں وہاں کوئی یہکل نہیں ہے۔ (جیسا کہ یہ کتاب ۲۰۰۵ میں لکھی جا رہی ہے)

**12.** اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ حقیقت میں باطل میں کیا کہا گیا۔ نبوی واقعات کے وقت معینہ پر رونما ہونے کی کتنی آسانی سے غلط تعبیر کی جاسکتی ہے۔ مریم منطقی طور پر یہ تصور کر سکتی تھی کہ اس کا بیٹا چند عشروں میں داؤ کے تحت پر حکومت کرے گا۔ جبرائیل نے اسے بتایا کہ اس کا بیٹا یعقوب کے گھرانے پر حکومت کرے گا۔ ایسا لگتا ہے کہ یوسع کی پیدائش اور

سلطنت دونوں ایک ہی سکے کے دو پہلو ہیں۔ مریم نے یہ تصور نہیں کیا تھا کہ ان دونوں کے درمیان ۲۰۰۰ ہزار برس کا خلاء ہو گا۔ ہمیں نبوتی پیغام کا ترجمہ کرتے ہوئے ایسے تصورات کے بارے میتھا رہنا چاہئے۔

## باب 30

**1 -** دو مکانہ اعتراضات کا جواب (۱) یہوداہ کے خط میں موکی کی لاش کی بابت میکائیل اور شیطان کے درمیان بحث و تکرار کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن یہاں جگ کا ذکر نہیں ملتا۔ درحقیقت یہوداہ ہمیں بتاتا ہے کہ میکائیل نے ”اس شیطان پر ناش کرنے کی جرأت نہ کی بلکہ یہ کہا کہ خداوند تجھے ملامت کرے“ (یہوداہ: ۹)

جب دو تین کے شہر میں شاہ ارام کی فوج نے لشیع اور اس کے خادم کا محاصرہ کیا تو لشیع نے خدا سے دعا کی کہ اے خداوند اس کے خادم کی آنکھیں کھول دے (۲ سلاطین: ۱۵-۱۷) تب خدا نے اس کی آنکھیں کھول دیں اور اس نے آتشی گھوڑوں اور رتھوں کو دیکھا۔ ہم تصور کر سکتے ہیں کہ وہ روحانی بادشاہی میں پہاڑوں اور فرشتوں کی فوج کے تحفظ میں تھے۔ تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ فرشتے ابلیس کے فرشتوں سے جگ کرنے والے ہیں۔ خدا شریروں پر عذاب نازل کرنے کیلئے فرشتوں کو استعمال کرتا ہے۔ سلاطین: ۳۵: ۱۹ میں فرشتے کا سور کی فوج میں ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمیوں کو مارنا اس کی ایک مثال ہے۔

**2 -** مثال کے طور پر دیکھیں (متی: ۱: ۲۰، ۲: ۱۹، ۳: ۱۱، اوقا: ۱۱: ۲۶-۲۸)

**3 -** یہ بُرت بھی اس بات کی تصدیق نہیں کرتی کہ ایوب کے ڈرانے کے لئے ابلیس کے اندر آنے کے لئے دروازہ کھولا، یہ ایک ایسی فرضی کہانی ہے جس پر لوگ ایمان رکھتے ہیں۔ خدا نے ایوب کے پارے خود ابلیس سے کہا ”اور آگر تو نے مجھ کو ابھارا کہ بے سب ایوب کو ہلاک کروں تو بھی وہ اپنی راستی پر قائم ہے۔“ (ایوب: ۳: ۲) میں نے اپنی کتاب ”God's tests“ میں اس موضوع کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

**4 -** کرتھیوں: ۱۰: ۱۳ کا بھی مطالعہ کریں جو کہ اس بات کی وضاحت کرتا ہے خدا ہماری آزمائشوں کو محدود کرتا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ابلیس کو محدود حد تک اجازت دیتا ہے۔

**5 -** کیا اس کا مطلب یہ ہے؟ کہ ہمیں حکومتی راہنماؤں کے لئے دعا نہیں کرنی چاہئے یا انتخابات میں ووٹ نہیں ڈالنا چاہئے کیونکہ خدا جسے اسے سرفراز کرتا ہے؟ ہمیں حکومت پر خدا کا عذاب عملی طور پر نازل ہوتا ہے۔ ہم جیسے ووٹ ڈالیں۔ مزید برآں نے اور پرانے دونوں عہد ناموں میں ہمیں حکومتی راہنماؤں کے لئے دعا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ (یرمیاہ: ۲۹: ۷، ۱: ۲-۳) جیسا کہ خدا انتخاب کرتا ہے کہ کس کو اس عہدے پر فائز کرے لہذا ہمارا ووٹ ڈالنا خدا کو متاثر کر سکتا ہے کیونکہ خدا بعض اوقات شریح حکومتی راہنماؤں کے ذریعے لوگوں کو سزا دیتا ہے۔ اور کیونکہ تمام قویں سزا کی مُستحق ہیں، ہم اس سے رحم کی درخواست کر کے رحم حاصل کر سکتے ہیں تاکہ ہمارا ملک ہر اس سزا سے نج سکے جس کا وہ مستحق ہے۔

**6۔** دوسرے حوالہ جات جو کہ یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہوا خدا کے اختیار میں ہے یہ مندرجہ ذیل ہیں:  
 پیدائش: ۸:۱، بخرون: ۱۰:۱۳، ۲۱:۱۷، ۲۱:۱۵، ۲۱:۱۴، ۲۱:۱۳، گفت: ۱:۱۳، زبور: ۲۸:۲۷، ۲۸:۲۷، ۲۸:۱۳، ۲۸:۱۲، ۲۸:۱۱، ۲۸:۱۰، ۲۸:۹، ۲۸:۸، ۲۸:۷، ۲۸:۶، ۲۸:۵، ۲۸:۴، ۲۸:۳، ۲۸:۲، ۲۸:۱، یعنیاہ: ۱:۱۴، ۱:۱۳، ۱:۱۲، ۱:۱۱، ۱:۱۰، ۱:۹، ۱:۸، ۱:۷، ۱:۶، ۱:۵، ۱:۴، ۱:۳، ۱:۲، ۱:۱

حریق ایل:۱۲، عاموس:۱۱، یوناہ:۸، ہجی:۷، ان میں بہت ساری مثالوں میں خدا نے لوگوں کو سزا دینے کے لئے ہوا کو استعمال کیا۔

**7**- کال خدا کی طرف سے ہے۔ مزید ثبوت کے لئے مندرجہ ذیل حوالہ جات کا مطالعہ کرس۔

استثناءً من ذلك، فإن المفهوم المترافق مع المفهوم المترافق هو المفهوم المترافق.

31

1- میں نے اپنی کتاب "God's tests" میں اس تصور کی تفصیل سے وضاحت کی ہے۔

**2- اس اصول کے تحت صرف ان لوگوں کو چھوٹ ملے گی جو اپنی اختیار میں ہونے کے باعث آزادی کی خواہش کر سکتے ہیں۔ ایسی صورتوں میں چمکا راحصل کرنے کے لئے روح کی خاص نعمتوں کی ضرورت ہوگی اور جو روح کی مرضی سے کام کرنی ہیں۔**

**3- یولوس نے رومیوں اور ایمانوں کی جووضاحت کی ہے وہ بھی اس تصور کی حمایت کرتی ہے۔**

**4۔** یہی ہے کہ مختلف جغرافیائی علاقوں میں قائم دونوں بادشاہوں میں ایک میں لوگوں کا تناسب بہت کم ہے یا پھر بہت زیاد ہے۔

**5-** اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ لوگ جن کا ایمان ہے کہ ”ایک دفعہ کی نجات ہمیشہ کی نجات ہے“ اس سے متفق نہ ہوں گے۔ میں انہیں کہتا ہوں کہ وہ ان جو والوں کا مطالعہ کر کر۔

**6- گنتی ۱۲:۵-۳۰ میں بیان کردہ ”غیرت کی روح“ اور امثال ۱۲:۱۸ میں ”تکبر کی روح“، لفظ روح کی اچھی مثالیں ہیں۔**

خاص قسم کا قومی رویہ پیدا کرنے کے لئے حقیقی بdroوح کی بجائے ان کو استعمال کیا جاتا ہے۔ گنتی ۲۳:۱۷ میں ہم پڑھتے ہیں کہ کالب میں "اور طرح کی روح، تھی جو کہ صاف ظاہر ہے کہ کالب کی اچھی طبیعت کو ظاہر کرتی ہے۔

- 7**- ہم یہ نہیں کہ سکتے کہ بچے اپنے والدین کے گناہوں کی سزا پاتے ہیں۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے جب ایسا ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا نہیں ان کے والدین کے گناہوں کی سزادے رہا ہے۔ بلکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ لوگ یہ جانتے ہوئے بھی مسلسل گناہ کرتے رہتے ہیں کہ ان کے گناہوں کی سزا ان کے بچوں کو ملے گی۔  
 کلام سے واضح ہے کہ وقتی طور پر اس شخص پر اپنا عذاب نازل نہیں کرتا، شاید بعد میں وہ اس کے کسی قریبی شخص یا ممکن ہے کہ اس کی اولاد پر نازل کرے۔ وہ رحم کر کے وقتی طور پر شرینسل پر اپنا عذاب نازل نہیں کرتا۔ تاہم بعد میں وہ اس کے کسی قریبی یا مستحق نسل پر نازل کرتا ہے (بیانہ ۱۶:۱۱، ۱۲) کسی شخص کو اس کے باپ دادا کے گناہوں کی سزادی سے مختلف ہے۔
- 8**- ہمیں یہ خیال کرتے ہوئے بڑا ہوشیار ہنا چاہئے کہ مرگی کی وجہ سے سکونت کرنے والا بری روح ہے۔

## باب 32

- 1**- خوشحالی کا پیغام دینے والے اکثر اس حقیقت کو پیش کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یسوع کی خدمت خوشحالی تھی۔ اس میں کوئی مشکل نہیں کہ خدا نے یسوع مسیح کی ہر ایک ضرورت کو پورا کیا تاکہ وہ اپنا مقصد پورا کر سکے۔ یسوع اور خوشحالی کا پیغام دینے والوں میں فرق یہ ہے کہ یسوع خود غرض نہ تھا اور اس نے اپنی خدمتی دولت کو شخصی طور پر امیر ہونے کے لئے استعمال نہ کیا۔

## باب 33

- 1**- اس لئے کتاب مقدس بیان کرتی ہے کہ ”احق نے اپنے دل میں کہا کہ کوئی خدا نہیں“ (زبور ۱:۱) صرف احق ہی اس واضح سچائی سے جیران ہوتا ہے۔
- 2**- باہل مقدس اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ خدا ان کے دل کو مزید سخت کرتا ہے جو کہ خدا کی طرف سے اپنے دلوں کو سخت کئے ہوئے ہیں (فرعون کی طرح) ایسے لوگوں کے توبہ کرنے کی امید نہیں کی جاتی۔